Advertisement at Urdu Palace

Are you looking for an affordable website to advertise your business?
Urdu Palace offers lowest rates for all advertisers.
For Advertisement of your brand or business on our website call us or contact through

Whatsapp on following numbers:+92-348-8709449,+92-303-5110135

www.urdupalace.com

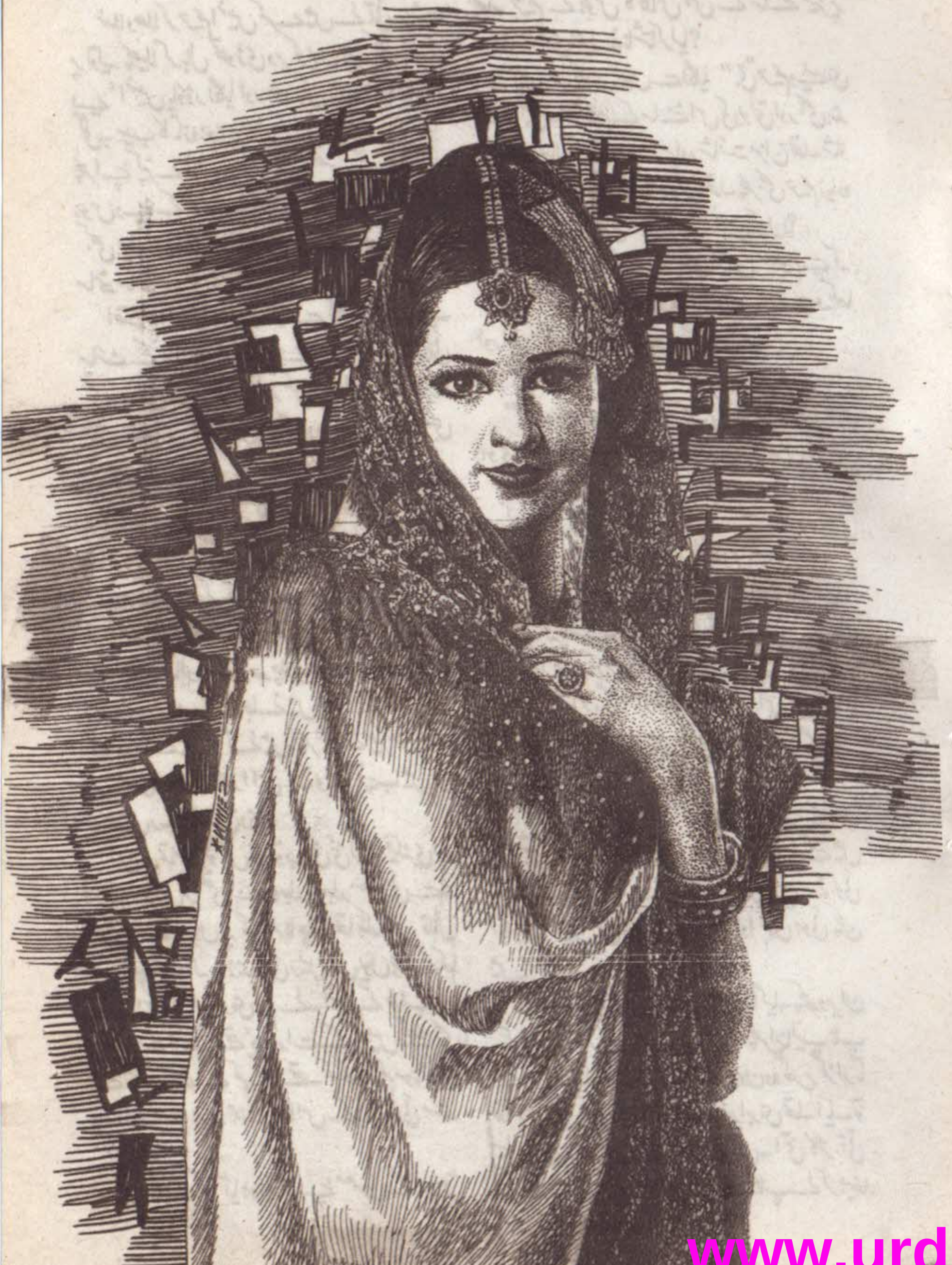

نعیمہ ناز

دل و نظر کی بات ہے

نانی بی سو کر اٹھ چکی تھیں اور اب منتظر نگاہوں سے حریم کو دیکھ رہی تھیں۔ وہ بیدار ہو کر اپنی نیند بھری آنکھوں کو مسل رہی تھی۔ رات بجلی کی آنکھ مچولی نے بہت تنگ کیا تھا۔ تقریباً" پوری رات ہی جاگتے گزری تھی۔

حریم نے پہلے پانی کے دو چار چھپاکے منہ پر مارے تو نیند غائب ہوئی اور مندی مندی آنکھیں پوری کھل گئیں۔ تولیے سے اپنا چہرہ اور ہاتھ خشک کر کے وہ نانی بی کے پاس آگئی۔ سہارا دے کر انہیں اٹھایا اور اسی طرح سہارے سے چلاتی ہوئی باتھ روم لے گئی۔

پیمپر کھول کر انہیں نہلایا۔ موسم گرما تھا اس لیے روزانہ ہی انہیں نہلا دیتی تھی، ایک ماہ پیشتر تو وہ اتنی محتاج نہیں تھیں، کمزوری تو تھی مگر غسل وغیرہ خود کر لیتی تھیں۔ حریم مدد کروا دیتی تھی۔ شیمپو اور صابن لگا دیتی۔ کمر مل دیتی اور وہ نہا لیتیں، مگر پچھلے ایک ماہ سے ان کی کمزوری بڑھتی جا رہی تھی، پھر ایک نیا مسئلہ اور ہو گیا، بیٹھے بٹھائے ان کا پیشاب نکل جاتا۔ انہیں پتا ہی نہیں چلتا تھا۔ ڈاکٹر نے بتایا کہ مثانہ کمزور ہو گیا ہے۔ دوائیاں دے دیں۔ تھوڑا بہت فرق پڑا مگر زیادہ نہیں، حریم نے انہیں پیمپر لگانا شروع کر دیا۔

مکمل ناول

www.urdupalace.com

٭ ٭ ٭

نہلا دھلا کر حریم انہیں کمرے میں لے آئی۔ پشت پر تولیہ پھیلا کر بال تھوڑی دیر کو یوں ہی کھلے چھوڑ دیے' انہیں پاؤڈر لگایا اور خود کچن میں ناشتا بنانے لگی۔ سیب کا تازہ جوس نکال کر لائی' انہیں پینے کو دیا' پھر اپنے کپڑے نکال کر خود نہانے گھس گئی۔ نانی بی کو جوس دینے کے آدھے گھنٹے بعد انہیں پورج بنا کر دیتی' کبھی سلائس انڈے' جیم یا بٹر کے ساتھ' ان کے ساتھ ساتھ خود بھی ناشتا کر لیتی۔

احتشام اگر آیا ہوا ہوتا تو اسے بھی ناشتا بنا دیتی۔ سائٹ کے علاقے میں اس نے اپنی نئی فیکٹری بنائی تھی۔ وہ اسی میں مصروف اور مگن رہتا تھا۔ پچھلے ڈیڑھ سال سے اس کا معمول تھا کہ وہ فیکٹری کے قریبی علاقے میں اپنے چھوٹے سے فلیٹ میں رہنے لگا تھا' وہاں سے دس پندرہ منٹ لگتے تھے علی الصبح فیکٹری پہنچ جاتا اور رات گئے تک واپس آتا' فیکٹری کی تعمیر کے پہلے دن سے لے کر آج تک وہ دن رات گدھوں کی طرح محنت کر رہا تھا۔ یہاں گھر پر بھی مہینے میں ایک بار ویک اینڈ پر آتا اور دو دن بعد چلا جاتا۔ یہاں سے سائٹ کے علاقے میں آنے جانے میں چار گھنٹے آنے میں لگتے' دو جانے میں دو آنے میں' پھر شہر کے غیر متوقع اور غیر معمولی حالات' لہٰذا اس نے وہیں قریب میں ہی فلیٹ میں رہنے کو ترجیح دی۔

اس کی تمام تر فوکس اور توجہ اپنی نئی نویلی فیکٹری اور نوزائیدہ بزنس پر تھی' جسے وہ جلد از جلد مضبوطی سے نہ صرف اپنے پیروں پہ کھڑا کرنا چاہتا تھا بلکہ اس قابل کر دینا چاہتا تھا کہ وہ زندگی کی ریس میں یوں بھاگے کہ وننگ لائن کو چھو کر ہی دم لے۔ اس کے خواب اور عزائم بہت اونچے تھے' دن رات کے چوبیس گھنٹے بھی اسے محنت کے لیے کم لگتے تھے۔ کم کھانا' کم سونا' زیادہ جاگنا اور بہت زیادہ محنت کرنا اس کے لیے کوئی مسئلہ نہیں تھا۔

اس ہفتے وہ گھر آیا ہوا تھا۔ اپنے معمول کے مطابق صبح اٹھ کر وہ جاگنگ پر گیا ہوا تھا۔ اب دو گھنٹے بعد آیا تھا۔ حریم نے جوس کا گلاس اس کے سامنے میز پر رکھا۔ "دادی امی نے ناشتا کر لیا؟"

اس نے گلاس لبوں سے لگایا "جی" حریم ویسے ہی کم گو تھی۔ احتشام کے سامنے اس کی بولتی اور بھی بند ہو جاتی۔ حالانکہ وہ بہت نرم اور شائستہ مزاج تھا۔ شاذ ہی بد خلقی یا تند خوئی کا مظاہرہ کرتا تھا۔ پھر بھی حریم زیادہ بات نہیں کر سکتی تھی اس سے' پتا نہیں کیوں؟

"تمہارا رزلٹ کیا آیا؟" یعنی انہیں معلوم ہے کہ رزلٹ آ گیا۔ حریم نے دزدیدہ نگاہوں سے اسے دیکھا اور اپنی انگلیاں مروڑتے ہوئے "جی" کہا۔

"کیا آیا؟"

"ایک پیپر رہ گیا ہے۔" حریم کی پیشانی عرق آلود ہو گئی۔ احتشام کی ساری نصیحتیں' تاکیدیں بھاپ بن کر ہوا میں اڑ گئی تھیں۔

"انگلش؟" احتشام نے جوس کا گلاس میز پر رکھا۔

"نہیں.... اکنامکس...." (انگلش میں رٹا کام آ گیا۔ شکر ہے کہ پاسنگ مارکس آ گئے۔) حریم نے دل ہی دل میں سوچا' مگر یہ کم بخت اکنامکس....

"اب کیا کرو گی؟" احتشام نے بغور اس کا جائزہ لیا جو شرمندگی اور ندامت میں پور پور بھیگ رہی تھی۔

"سپلی دوں گی۔"

"اب سپلی میں محنت کرو گی تو یہی محنت پہلے ہی کر لیتیں۔" وہ اٹھ کھڑا ہوا۔ حریم نے کچھ نہ کہنے میں ہی عافیت جانی۔ شکر ہے کہ خلاف توقع اس نے کوئی لمبا چوڑا لیکچر نہیں دیا۔ حریم تو شکر ادا کرتی ہوئی کچن میں چلی گئی۔

احتشام دادی امی کے کمرے میں چلا گیا۔ کچھ دیر ان کے پاس بیٹھ کر ان سے باتیں کیں۔ پھر اپنا لیپ ٹاپ لے کر بیٹھ گیا۔ مہینے میں جو ایک دو دن وہ گھر پر گزارتا تھا' اس میں بھی اس کا ہونا نہ ہونا برابر ہی تھا۔ ایک تو سیل فون سے جان نہیں چھوٹتی تھی۔ اتنی کالز آتی تھیں اسے' جو وقت بچتا اس میں لیپ ٹاپ لے کر بیٹھا

www.urdupalace.com

رہتا۔ دوست احباب، رشتے دار، محلے دار کوئی آجاتا تو انہیں کچھ وقت دیتا۔ اپنی ای، میلز چیک کرکے باری باری ان کے جواب دے رہا تھا۔ جب حریم نے دروازہ کھٹکھٹایا

"لیس...." اس کی انگلیاں برق رفتاری سے اپنا کام کرتی رہیں اور آنکھیں اسکرین پر ہی رہیں۔

"ناشتا؟" حریم خجالت کے مارے سوال بھی ادھورے کررہی تھی۔

"ریڈی ہے؟"

"جی...."

"ٹھیک ہے، میں آرہا ہوں۔" احتشام نے جلدی جلدی اپنا کام مکمل کیا اور ٹیبل پر آگیا۔

"حاجرہ نہیں آئی؟" اس نے ادھر ادھر دیکھا اور پھر ملازمہ کے بارے میں سوال کیا۔

"نہیں...."

"ویسے مہینے میں کتنے ہفتوں کی چھٹیاں کرلیتی ہیں محترمہ۔" احتشام نے توس کا ٹکڑا توڑا۔

"کبھی حساب نہیں رکھا۔" حریم کے منہ سے بے اختیار نکلا۔

"رکھا کرو، اپنے کام کی تنخواہ لیتی ہے وہ، چھٹیوں کا حساب کرکے تنخواہ کا حساب کیا کرو۔" احتشام ناشتا کرتا جارہا تھا اور ساتھ ساتھ حسب معمول نصیحتیں بھی.... "نرمی اور درگزر اچھی کوالٹیز ہیں مگر ایک حد سے زیادہ نہیں، ورنہ اگلا شخص لاپروا اور غیر ذمے دار بن جاتا ہے اور اپنے لیے ہر رعایت کو فار گرانٹڈ لیتا ہے۔ تم سمجھ رہی ہو، میں کیا کہہ رہا ہوں۔" احتشام نے اچانک ہی سوال کیا تھا۔

"جی.... جی...." حریم گڑبڑا گئی۔

"میں سوچ رہا ہوں دادی امی کے لیے کوئی نرس ہائر کرلوں، ٹوئنٹی فور آورز کی مل جائے تو بہت اچھی بات ہے، ورنہ پورے دن کے لیے ہی سہی۔" وہ آدھا ناشتا ختم کرچکا تھا، جب اس نے یہ نیا موضوع اٹھایا۔

"نانی بی کے لیے؟" حریم نے حیرانی سے اسے دیکھا۔ "مگر میں رکھتی تو ہوں ان کا خیال.... پھر نرس کی کیا ضرورت...."

"تمہیں اور بھی کام ہوتے ہیں، اس ذمہ داری کے ساتھ...." حریم نے جلدی سے اس کی بات کاٹی۔ "اور تو کوئی خاص کام نہیں ہوتے، ہر کام کے لیے تو میڈ آتی ہے، میں تو بس نانی کا خیال رکھتی ہوں اور ان ہی کے کام کرتی ہوں۔" حریم نے جلدی جلدی وضاحت کی۔

"تمہاری بات ٹھیک ہے مگر پھر بھی یہ تمہاری ذمے داری نہیں ہے، کسی نرس کا بندوبست تو بہرحال کرنا ہی ہے۔"

"ذمہ داری نہیں، یہ میرا فرض ہے، بزرگوں کی خدمت تو سعادت کی بات ہے، میرا گڈ لک ہے کہ مجھے نیکیاں کمانے کا موقع مل رہا ہے۔" جوش میں بولتے ہوئے حریم کا لہجہ کچھ تقریری سا ہوگیا تھا۔ (بعد میں اسے خود بھی حیرانی ہوئی کہ اس نے احتشام کے سامنے اتنے لمبے لمبے ڈائیلاگز کیسے بول لیے.... بہرحال مکالمے اچھے تھے پر اثر.... حریم نے خود کو شاباش دی۔

"میں بس یہ چاہتا ہوں کہ تمہیں کسی قسم کی پریشانی یا مشکل نہ ہو۔"

"مجھے کوئی پریشانی نہیں ہے، میں یہاں بہت آرام سے ہوں اور بہت خوش بھی...." حریم نے آخر میں خوشی کا بھی اضافہ کردیا۔

"ہوں...." احتشام نے سرہلایا۔ اس کا ناشتا ختم ہوچکا تھا۔ کھڑے ہو کر اس نے کرسی پیچھے کھسکائی اور حریم سے مخاطب ہوا۔

"اپنی اسٹڈیز پر دھیان دینا، گھر کے معاملات اور پریشانیاں سر پر سوار مت کرنا، ان سب کے لیے میں ہوں، سمجھ گئیں؟"

"جی...." حریم نے بڑی تابعداری سے سرہلایا۔ بالکل ویسے ہی جیسے ہر بار اسٹڈیز کے معاملے میں احتشام کے سمجھانے پر ہلایا کرتی تھی۔

☼ ☼ ☼

www.urdupalace.com

وہ فربہی مائل گوری چٹی خاتون تھیں' بالوں میں' ہاتھوں میں' ناخنوں پر مہندی ہمہ وقت رچائے رکھتی تھیں۔ اونچی کھڑی ناک میں پہنی سونے کی لونگ کو اتنا عرصہ ہو چکا تھا کہ اس کے سنہری رنگ پر اب میل کی سیاہی غالب آگئی تھی۔ چہرے کے نقوش جاذب نظر تھے' نوجوانی میں بلاشبہ خوب صورتوں میں شمار تھا۔ اب گوشت کی تہوں اور چہرے کی ہلکی ہلکی جھریوں میں اس حسن گمشدہ کی جھلک کہیں کہیں نظر آجاتی تھی۔ زمانہ ساز اور عیار اپنی فطرت میں پہلے ہی سے تھیں۔ وقت کے ساتھ ساتھ ان خصوصیات میں اضافہ ہی ہوا تھا' کمی نہیں آئی تھی' سگے بھتیجے کے ساتھ غضب کی مشابہت تھی' کوئی اجنبی دونوں کو ایک ساتھ دیکھتا تو ماں بیٹا ہی سمجھتا' خیر دوسرے تو جو سمجھیں وہ سمجھیں وہ بہرحال اپنے عزیز اکلوتے بھتیجے کو سگے بیٹے سے کچھ کم عزیز نہیں سمجھتی تھیں۔

پھر اس گھر میں ان کی سگی ماں موجود تھیں۔ جن کی بیماری نے انہیں لاچار بنا دیا تھا۔ ان کی دیکھ بھال کے لیے حفیظہ خاتون نے اپنی بیٹی حریم کو یہاں چھوڑ دیا تھا۔ پچھلے ایک سال سے وہ یہاں تھی۔ نانی کی خدمت کے لیے اور احتشام کی دیکھ بھال کے لیے' گو کہ احتشام کو اس کی خدمات کی کوئی خاص ضرورت تو نہیں تھی مگر اس کی دادی امی کے لیے یہ بڑی سہولت تھی۔ حریم بچپن سے ہی نانی کے پاس زیادہ رہی تھی' اس لیے وہ اسی سے مانوس تھیں۔ احتشام خود کو اسٹیبلش کرنے کی کوشش میں مصروف تھا۔ حریم کی وجہ سے بہرحال اسے گھر اور گھریلو امور کے کچھ جھنجٹوں سے فراغت ضرور مل گئی تھی۔

حفیظہ خاتون نے حریم کو بہت کچھ سمجھا بجھا کر یہاں چھوڑا تھا اور گاہے بہ گاہے اسے سمجھاتی ہی رہتی تھیں مگر ان کی دانست میں ان کی یہ بیٹی انتہائی کوڑھ مغز اور بے وقوف تھی۔ کسی حد تک وہ ٹھیک بھی تھیں۔ کہتے ہیں خوب صورتی اور ذہانت بہت کم یکجا ہوتی ہیں۔ حریم خوب صورت تھی' اپنا دماغ زیادہ استعمال کرنے اور کھپانے کی قائل نہیں تھی۔ اس کے خیال میں صنف مخالف کو تسخیر کرنے کے لیے حسن کا جادو کافی ہے۔ بے شک حسن و خوب صورتی کی اپنی ایک کشش اور اہمیت ہے مگر احتشام کو وہ ٹھیک طرح سے سمجھ نہیں پائی تھی ابھی' بلکہ یہ کہنا چاہیے کہ اس نے اپنی عادت کے مطابق اپنے دماغ کو زیادہ زحمت دینے کی ضرورت محسوس نہیں کی اور احتشام کو سمجھنے کی کوشش نہیں کی۔ اسے اب تک اندازہ نہیں ہوا تھا کہ احتشام کے نزدیک خوب صورتی ثانوی اہمیت رکھتی ہے' اولیت وہ کسی اور شے کو دیتا تھا۔

حفیظہ خاتون کو آئے ہوئے قریباً" ایک گھنٹہ تو ہو چکا تھا۔ جو شربت پیا تھا اس کا ذائقہ بھی زبان سے ختم ہو چکا تھا۔ ڈکاریں آنی بھی بند ہو گئی تھیں۔ صوفے پر لیٹے لیٹے انہوں نے ایک زوردار جمائی لی۔

"ارے کب آئے گا یہ لڑکا۔"

"کون؟ شامی بھائی؟" قریب بیٹھی آم کاٹتی ہوئی حریم چونک اٹھی۔

"ہاں.... اس کا ہی پوچھ رہی ہوں۔" حریم کے شامی بھائی کہنے پر انہوں نے برا سامنہ بنایا۔

"کہیں کام سے گئے ہوں گے' گھر میں وہ ٹکتے ہی کب ہیں۔"

"بتا کر نہیں جاتا۔"

"کسے.... مجھے....؟" حریم نے.... بے حد حیرانی سے ماں کو دیکھا۔ "وہ اپنی مرضی کے مالک ہیں مجھے کیوں بتائیں گے' کہاں جا رہے ہیں' کب آئیں گے' مجھ سے یہ سب باتیں نہیں کرتے وہ۔" حریم رسان سے بولتی ہوئی آم کاٹتی رہی۔

"کبھی کوئی تو بات کرتا ہو گا یا گونگا بنا رہتا ہے گھر میں۔" انہیں حریم کی بات پر غصہ سا آ گیا۔

"کام کی بات کرتے ہیں' زیادہ فالتو باتیں نہیں بناتے' میری پڑھائی کے متعلق پوچھتے رہتے ہیں۔"

"اچھا...." بے زار ہو کر انہوں نے ہاتھ ہلایا۔

"لڑکیوں کو پڑھ لکھ کر کون سا کمشنر گورنر بننا ہے' کرنی تو

www.urdupalace.com

وہی ہانڈی روٹی ہے، چولہا چکی ہی سنبھالنا ہوتا ہے۔"

"جی۔۔۔" حریم کی صلح جو اور امن پسند فطرت، فوراً" سر تسلیم خم کرنے کی عادی تھی۔ احتشام کی تقریر امی کے خیالات کے بالکل برعکس ہوتی تھی۔ حریم اس پر بھی بڑی تابعداری سے جی حضوری میں سر ہلاتی رہتی تھی۔

"شامی کا کاروبار کچھ جما یا نہیں۔" انہوں نے لیٹے لیٹے ایک اور سوال داغ دیا۔

"پتا نہیں۔" حریم کے جواب پر ان کا سر پیٹنے کو جی چاہا۔ اپنا نہیں بیٹی کا۔

"وہ کچھ نہیں بتاتا تو۔۔۔ تو ہی پوچھ لیا کر۔"

"کیا؟" حریم کا بے ساختہ رد عمل احمقانہ ہی تھا۔ دراصل اس کا دھیان آموں کی طرف لگا ہوا تھا کہ انہیں ایسے ہی کھالے یا شیک بنالے۔

"ندیم بتا رہا تھا کہ شامی کا کاروبار بڑا اچھا چل نکلا ہے۔" حریم سے مایوس ہو کر امی نے خود ہی اطلاع دی۔

"بھائی جان کو کیسے پتا چلا۔" حریم چونکی۔

"ندیم کا دوست ہے نا ارمان، جس کی شادی اب ہوئی ہے ادھیڑ عمری میں آکر، اس کا چھوٹا بھائی شامی کے ہاں اکاؤنٹنٹ ہے۔" امی نے سیاق و سباق کے حوالے دے کر درست خبر سنائی تھی۔ "اسی سے ندیم خبریں لیتا رہتا ہے۔ شامی کی بھی اور اس کے بزنس کی بھی۔۔۔"

"اگر شامی بھائی کو پتا چل گیا کہ بھائی جان ان کی جاسوسی کر رہے ہیں تو وہ بہت برا مانیں گے۔" حریم نے ان کے "سورس آف انفارمیشن" کے انکشاف پر گھبرا کر انہیں آگاہ کیا۔

"کیوں برا مانے گا؟ ہم کوئی جاسوسی۔۔۔ تو نہیں کر رہے، خبر گیری کرنا تو ہمارا فرض ہے۔ بن ماں باپ کا بچہ ہے، ہم خیال نہیں رکھیں گے تو اور کون رکھے گا؟ پھر آج کل کا دور اور آج کل کی لڑکیاں؟ توبہ توبہ دور بھی فتنہ ہے اور لڑکیاں بھی۔۔۔ کسی ایسی ویسی نے اپنے جال میں پھنسا لیا تو؟ ہر لڑکی تمہاری طرح احمق اور بے وقوف تھوڑی ہوتی ہے اور یہ جو نوکری کے لیے نکلتی ہیں، اللہ معاف کرے (انہوں نے اپنے دونوں کان پکڑ کر ایڈ اونس توبہ کی) یہ تو شکار پھانسنے نکلتی ہیں کہ کوئی موٹا مرغا ملے اور ہم اسے دبوچیں، کسی چلتر نے اپنے بس میں کر لیا تو ہم کیا دیکھتے رہ جائیں گے یا بھنگڑا ڈال کر دلہن کا استقبال کریں گے۔۔۔ ہیں۔۔۔" آخری لفظ خاصا ڈپٹ کر کہا گیا تھا۔

"پتا نہیں۔۔۔" حریم ان کی باتوں سے بے زار سی ہونے لگی تھی۔ آم کی ٹرے اٹھا کر کھڑی ہو گئی۔

"اس لڑکی کی عقل تو خدا جانے کہاں گھاس چرنے گئی ہے۔" امی نے اسے کچن کی طرف جاتے ہوئے کوفت سے دیکھا۔

✡ ✡ ✡

"اف توبہ! کراچی کا ٹریفک، ملک اور عوام کی طرح، غیر منظم اور بے ہنگم' بس اللہ توکل پہ رواں دواں۔۔۔" احتشام کو تقریباً" آدھ گھنٹہ تو ہو ہی گیا تھا۔ ٹریفک جام میں چیونٹی کی رفتار سے رینگتے رینگتے اور ابھی تک کوئی

ادارہ خواتین ڈائجسٹ کی طرف سے بہنوں کے لیے خوبصورت ناول

اک موسم دل کی بستی کا

رفعت ناہید سجاد

قیمت -/300 روپے

منگوانے کا پتہ:

مکتبہ عمران ڈائجسٹ

37، اردو بازار، کراچی

فون نمبر: 32735021

www.urdupalace.com

آثار نظر نہیں آرہے تھے کہ یہ ٹریفک جام ختم ہو گا یا نہیں۔ بے زاری، کوفت اور شدید غصہ تینوں مل کر بری طرح اس پر حملہ آور تھے، جب اس کا موبائل بجا۔ پانچ چھ گھنٹیوں تک تو اس نے موبائل کو ہاتھ ہی نہیں لگایا مگر دوسری طرف کوئی مستقل مزاج تھا۔ بڑی فرصت اور دل جمعی سے کال ریسیو کیے جانے کا انتظار کر رہا تھا۔ بارہویں گھنٹی پر احتشام نے پیچ و تاب کھاتے ہوئے موبائل اٹھا ہی لیا۔ نمبر دیکھا تو اس کی توقع کے عین مطابق فرہاد ہی تھا۔ اس کے پورے سرکل میں اتنا ڈھیٹ ایک وہی تھا۔

"کہاں ہے یار....؟" احتشام کی "ہیلو" کے جواب میں نہ سلام، نہ خیر خیریت پوچھنے کا تکلف، بس ڈائریکٹ سوال کا پتھر کھینچ مارا۔

"ٹاور پر ہوں۔" اس نے مختصر جواب دیا۔

"گاڑی میں؟ روڈ پر؟"

"نہیں.... اپنی گاڑی میں بیٹھ کر ٹاور پر چڑھا بیٹھا ہوں۔" ٹریفک جام سے بھنائے احتشام نے اپنا غصہ اس پر اتارا۔

"ٹریفک جام میں پھنسا ہوا ہے؟" فرہاد کا اندازہ درست تھا۔

"کیا ٹی وی میں بریکنگ نیوز آگئی۔" احتشام کا لہجہ استہزائیہ ہوا۔

"ہاں.... ابھی دس منٹ پہلے یہیں کی فوٹیج دکھائی تھیں نیوز چینل نے کہ ایک گھنٹے سے ٹریفک جام میں بے چارے معصوم عوام پھنسے ہوئے ہیں۔"

"اب مجھے نیوز بلیٹن مت سنا۔ کام کی بات کر، فون کیوں کیا ہے؟" احتشام کی بے زاری اس وقت اپنی حدوں کو چھو رہی تھی۔

"نبیل کا فون آیا تھا، یاد دہانی کروائی ہے کہ آج اس کی مہندی کے فنکشن میں ضرور آنا ہے۔ ورنہ وہ انتقاماً" چھ ماہ کے اندر اندر ہم سب کو بھی سہرا بند ھوا دے گا۔" نبیل نے تو جو کہا ہو گا، سو کہا ہو گا مگر فرہاد کو چلبلی طبیعت، ہمیشہ کی طرح شوخی پر آمادہ تھی۔

"میں سوچ رہا ہوں کہ نہ جاؤں، کیا پتا، اگلے چھ ماہ میں وہ انتقاماً" میرے سہرا بندھوا دے، تو جائے گا؟"

اچانک سوال پر احتشام نے اپنے ٹھنڈے مزاج کے مطابق تحمل سے سوچ کر جواب دیا جو نفی میں تھا۔

"کیوں....؟"

"فیکٹری کے کچھ مسئلے مسائل ہیں، انہیں دیکھنا ہے۔ میری طرف سے ایکسکیوز کرلینا، شادی پر ان شاء اللہ جاؤں گا۔"

"اچھا بھلا پروگرام مس کر رہا ہے یار.... اپنی ساری گیدرنگ ہو گی۔ اس کے فنکشن میں۔" فرہاد نے جیسے اس کا دل للچایا۔

"یار سچ بتاؤں.... اس وقت میں انتہائی کوفت اور بے بسی کی حالت میں ہوں، آدھ گھنٹے سے زیادہ ہو گیا ہے ٹریفک جام میں پھنسے ہوئے، رات میں کچھ موڈ بنا تو بتادوں گا، اس وقت کچھ نہیں کہہ سکتا۔"

"اچھا ٹھیک ہے، پھر رات میں بات کرتے ہیں، او کے خدا حافظ۔" فرہاد کو شاید اس کی حالت کا اندازہ ہو گیا تھا، اس لیے شرافت سے فون بند کر دیا۔

اپنا سیل فون جیب میں رکھ کر، احتشام لب بھینچے سامنے آنے والی گاڑی کو گھورتا رہا۔ وہ وقت اچھا تھا جب میں موٹر سائیکل پر سفر کرتا تھا۔ بے اختیار اس نے سوچا اور اگلے ہی لمحے وہ مسکرا اٹھا۔ انسان کو کسی حال میں چین نہیں ہے۔ گاڑیوں کی رفتار میں نسبتاً" کچھ تیزی آئی تھی۔ اس نے بھی اپنی کار آگے بڑھانی شروع کر دی۔ خدا خدا کر کے وہ فلیٹ پہنچا۔ شاور لے کر فریش ہوا تو ساری تھکن بے زاری اور کوفت زائل ہو گئی۔ مزے دار چائے کے بڑے سے مگ سے چسکیاں لیتے ہوئے وہ سنجیدگی سے سوچ رہا تھا، نبیل کی مہندی میں جانے کے لیے، اسے واقعی بہت عرصہ ہو گیا تھا اپنے قریبی اور مخصوص دوستوں کی گیدرنگ انجوائے کیے ہوئے، میرا خیال ہے مجھے چلے ہی جانا چاہیے، ورنہ کیا بھروسا، چھ ماہ کے اندر اندر وہ میرا بھی سہرا بندھوا دے، خاصے خوش گوار موڈ میں سوچتے ہوئے وہ بے ساختہ مسکرا دیا۔

☆ ☆ ☆

www.urdupalace.com

اس کا رنگ سانولے سے کسی قدر صاف اور گوری رنگت سے کچھ کم تھا۔ ناک نقشہ سجل، درمیانے قد پر تھوڑا گداز بدن، بے تکلف انداز، بے ساختہ ہنسی گویا اس کا ٹریڈ مارک تھا، یہ جویریہ تھی۔ احتشام کی چچازاد، جو اپنے والدین کے ساتھ کراچی آئی تھی، اپنی دادی کے گھر، ان لوگوں کی اپنی رہائش سکھر میں تھی، سال دو سال میں ایک آدھ بار آنا ہوتا وہ بھی زیادہ تر جویریہ کے والد ہی آکر سب سے مل جاتے تھے۔ اس بار کئی سالوں بعد اپنی بیوی اور بیٹی کے ہمراہ آئے تھے۔ جویریہ نے گریجویشن کیا تھا۔ اب وہ کراچی یونی ورسٹی سے ماسٹرز کرنے کے ارادے سے یہاں آئی تھی۔

"ہم نے بھی کہا کہ چلو دادی کا گھر ہے، رہنے کا ٹھکانہ تو موجود ہے۔ دو سال میں پڑھائی مکمل ہو جائے گی تو واپس لے جائیں گے یا یہیں کہیں کوئی مناسب رشتہ ملا تو شادی کر دیں گے۔" جویریہ کے والد، اپنی اماں کے آگے وضاحت پیش کر رہے تھے۔

"ہاں ہاں ٹھیک ہے، حریم کے ساتھ رہ لے گی، اچھا ہے، بے چاری کو بھی دو سراہٹ مل جائے گی، اکیلی پڑی پڑی گھبرا جاتی ہوگی۔" انہوں نے سادگی سے سر ہلایا۔

"آپ کی بھی خدمت کر لے گی، اب ہم تو اتنی دور پڑے ہیں، پھر اپنی طبیعت بھی ٹھیک نہیں رہتی، دوسرے کی خدمت کیا خاک کریں گے۔" بہو صاحبہ نے بھی گفتگو میں حصہ لیا۔ وہ سیدھی سادی بڑی بی سب کی سنتے ہوئے بس اثبات میں ہی سر ہلاتی رہیں۔

جویریہ کچن میں پہنچی ہوئی تھی، جہاں حریم مہمانوں کے لیے کھانے پینے کا انتظام کر رہی تھی۔ دونوں کزنز تھیں مگر آنا جانا کم ہونے کی بنا پر ملاقاتیں کم ہی ہوتی تھیں اور ہوتیں بھی تو سرسری، مگر جویریہ اپنی بے تکلف طبیعت اور ہنسوڑ مزاج کے ساتھ سارے فاصلوں، اجنبیت اور سرد مہری کو بالائے طاق رکھ کر باتیں کرنے میں مگن تھی۔

"تم تو بڑی ہو کر خاصی خوب صورت نکلی ہو۔" اس نے بغور حریم کا جائزہ لیتے ہوئے تبصرہ کیا۔

"اچھا...." حریم کی رنگت مزید گلابی ہو گئی، کیبنٹ سے گلاس نکال کر اس نے ٹرے میں رکھے۔

"ایسے شرما رہی ہو جیسے میرے بجائے کسی لڑکے نے تمہاری تعریف کی ہو۔" جویریہ نے فقرہ اچھالا۔ حریم سے کوئی جواب نہ بن پڑا، وہ محض مسکرا کر رہ گئی اور جلدی جلدی ٹرالی میں لوازمات سجانے لگی۔

پائن ایپل کیک، کباب، نمکو، گلاب جامن، نگٹس، حریم نے سب کچھ ترتیب سے ٹرالی میں رکھ دیا تھا۔

"تم نے بلاوجہ ہی اتنا اہتمام کیا۔ امی، ابو ابھی تو دو تین دن رکیں گے، آرام سے کرتی رہتیں خاطر تواضع...." جویریہ نے ٹرالی کا بھرپور جائزہ لے کر اعتراض جڑا۔

"کیسی باتیں کر رہی ہو، اتنی دور سے آئے ہو آپ لوگ.... ایسے ہی ٹرخا دیتی تو شامی بھائی میری کلاس لے لیتے، وہ مہمانوں کی خاطرداری بہت کرتے ہیں اور مجھے بھی سختی سے یہی آرڈر دیا ہوا ہے۔" حریم نے وضاحت کرتے ہوئے ٹرالی دھکیلنا شروع کر دی۔

"شامی بھائی نے اپنے گھر کا چارج تمہیں سونپا ہوا ہے؟" جویریہ کی مسکراہٹ اور لہجہ غیر معمولی تھا مگر حریم نے اپنے ازلی لاپروائی پن میں کچھ بھی محسوس نہیں کیا۔

"ظاہر ہے میں یہاں رہتی ہوں تو سب کچھ مجھے ہی دیکھنا ہوتا ہے۔"

"اس کا مطلب ہے کہ اب مجھے بھی یہاں رہنا ہے تو کچھ ذمہ داریاں مجھے بھی سنبھالنی ہوں گی۔" جویریہ اس کے ساتھ ساتھ چل رہی تھی۔

"تم تو مہمان ہو، ڈگری لے کر چلی جاؤ گی۔"

"اور تم.... کیا مستقل مکین ہو یہاں کی؟" جویریہ نے عادتاً فقرہ اچھالا اور ہنس پڑی، حریم کنفیوز ہو گئی۔ وہ خاموشی سے مہمانوں کو چیزیں سرو کرتی رہی۔ جویریہ معنی خیز انداز میں مسکراتی رہی۔ حریم کو اس کے انداز سے الجھن ہو رہی تھی۔

☆ ☆ ☆

www.urdupalace.com

جویریہ بہت جلد اس کے ساتھ اس گھر میں یوں گھل مل گئی جیسے برسوں سے یہیں رہتی چلی آئی ہو اور تو اور وہ احتشام سے بھی بہت دوستانہ اور بے تکلفانہ انداز میں باتیں کرتی رہی جیسے وہ بہت سالوں بعد نہیں بلکہ کچھ دنوں یا ہفتوں بعد ملنے والے کزنز ہوں۔ حریم آنکھیں پھاڑ پھاڑ کر اسے دیکھتی رہی، سنتی رہی اور رشک کرتی رہی۔

"تم بہت بولڈ اور کانفیڈنٹ ہو، کاش میں بھی تمہاری جیسی ہوتی۔" ایک روز باتوں باتوں میں اس نے سادگی سے جویریہ سے کہا۔

"اوہ... سو سوئٹ! تم بہت کیوٹ ہو، کاش میں بھی تمہاری جیسی ہوتی۔" جویریہ نے اسی کے انداز میں بولتے ہوئے اس کے رخسار پر چٹکی بھری۔

"خالی خوب صورت ہونے سے کیا ہوتا ہے۔ شامی بھائی کہتے ہیں بندے کے سر میں دماغ ہونا چاہیے اور انسان کو اس سے کام لینا آنا چاہیے۔" حریم نے منہ لٹکایا۔

"صرف دماغ؟ اور سینے میں دل ہونے نہ ہونے کے بارے میں محترم کے خیالات کیا ہیں، کچھ معلوم ہیں؟"

"پتا نہیں، ایسی باتیں تو کبھی کرتے ہی نہیں۔"

"کیسی باتیں، دل کی باتیں، کیا ساری باتیں بس دماغ کی کرتے ہیں۔" جویریہ کی مسکراہٹ مستقل اس کے ہونٹوں پہ چپکی ہوئی تھی جیسے کسی معصوم بچے کی طفلانہ باتوں کو انجوائے کر رہی ہو۔

"شامی بھائی یا تو پڑھائی کی باتیں کرتے ہیں یا نانی کے متعلق ان کی طبیعت اور صحت سے متعلق باتیں، نصیحتیں بہت کرتے ہیں، ہر وقت سمجھاتے رہتے ہیں، پڑھائی میں دل لگاؤ، محنت کرو، اعلا ڈگری لو، یہ کرو، وہ کرو۔" حریم کو اب کہیں جا کر کوئی سامع ملا تھا جس سے وہ اپنے دل کی باتیں کر سکتی، جویریہ سے کزن کا رشتہ تو تھا ہی، اسے بہت جلد اپنی سب سے اچھی دوست مان کر اس نے اعتبار کا رشتہ قائم کر لیا تھا۔

"ہوں... تو ناصح بننے کا شوق ہے موصوف کو۔"

"نہیں ایک شوق اور بھی ہے، بلکہ جنون...."

"کیا..." جویریہ چونک گئی۔

"اپنے بزنس کو آگے سے آگے بڑھانے کا جنون، اسی چکر میں تو یہاں نہیں رہتے، فیکٹری سے قریب ہی ایک فلیٹ لیا ہوا ہے۔ یہاں تو بس ایسے ہی آتے ہیں کبھی ہفتے میں، کبھی دو ہفتے میں۔"

"آر یو شیور کہ بزنس کے ہی چکر میں وہاں رہتے ہیں؟ آئی مین کوئی اور معاملہ تو نہیں ہے؟" جویریہ نے سوچتی ہوئی نظروں سے اسے دیکھا۔

"نہیں... بڑے بھائی جان کو ایک ایک بات کی رپورٹ رہتی ہے وہاں کی، کسی لڑکی وغیرہ کا کوئی چکر نہیں ہے۔" حریم بہرحال اتنی بھی عقل سے پیدل نہیں تھی۔ اس کا مدعا سمجھ گئی۔

"بڑے بھائی جان بھلا کس خوشی میں ایک ایک بات کی رپورٹ رکھتے ہیں وہاں کی؟" جویریہ سامع سے بڑھ کر اب وکیل بن گئی اور جرح کرنے لگی۔

"وہ... ان کے دوست شامی بھائی کی فیکٹری میں کام کرتے ہیں نا تو ان سے پتا چل جاتا ہے۔" حریم ایک لمحے کو جھجکی۔

"اچھا..." جویریہ کا اچھا خاصا طویل اور معنی خیز تھا۔ "دوست کے ذریعے کزن برادر کی جاسوسی۔" وہ ایک لمحے میں معاملے کی تہ تک پہنچ گئی۔

"نن... نہیں... جاسوسی تو نہیں... امی کہتی ہیں کہ باخبر رہنا چاہیے۔ شامی بھائی کسی غلط چنگل میں نہ پھنس جائیں۔" گھبراہٹ میں وہ رازپہ راز فاش کیے جا رہی تھی اور جویریہ کا قہقہہ چھت توڑنے کو بے تاب...

"اوہ... تو یہ بات ہے۔" اس نے ہونٹ سکوڑے، بڑے آرام سے کشن اٹھا کر گود میں جمایا اور اپنے بالوں میں انگلیاں چلانے لگی۔

"ویسے شامی بھائی کی تو فکر کرنے کی کوئی خاص ضرورت نہیں ہے، میرا خیال ہے کہ ان میں ٹھیک ٹھاک عقل موجود ہے، اپنا اچھا برا پہچاننے کی، مگر تمہاری امی جان کے ارادے کچھ نیک نہیں لگ رہے

www.urdupalace.com

ہیں مجھے....“
”پتا نہیں....“ حریم سر جھکا کر اپنی انگلیاں موڑنے لگی۔
”تمہیں نہیں پتا تو پھر کسے پتا ہے؟“ جویریہ نے اسے اکسایا۔
”تم یہ سب باتیں کسی سے کہنا نہیں پلیز....“ حریم کو رازداری برتنے سے متعلق ماں کی ہدایتیں اور سختی بھرا لب ولہجہ یاد آئے تو اس کا خون خشک ہونے لگا۔
”کون سی باتیں؟“ جویریہ نے معصومیت کی انتہا کرتے ہوئے اسے دیکھا۔ حریم اس کے انداز پہ مسکرا دی۔ کچھ اطمینان اور کچھ تشکر کے ساتھ۔

☼ ☼ ☼

بلو جینز کے ساتھ گرے ٹی شرٹ‘ بال ماتھے پر بکھرے ہوئے‘ گھریلو سے حلیے میں وہ لیپ ٹاپ لے کر بیٹھا ہوا تھا۔ نظریں اسکرین پر اور انگلیاں تیزی سے چل رہی تھیں‘ کتنی دیر بعد اس نے سر اٹھا کر دونوں ہاتھ گردن کے پیچھے باندھ کر گردن پیچھے کو گرائی اور آنکھیں بند کرلیں۔ ناک میں کافی کی خوشبو پہلے آئی اور قدموں کی آہٹ بعد میں‘ اس کے آنکھیں کھولنے سے پیشتر آواز کانوں میں آئی۔
”کافی حاضر ہے جناب....“
”اوہ.... تھینک یو.... ویری مچ۔“ وہ آنکھیں کھول کر سیدھا ہو کر بیٹھ گیا۔
”ہوں.... اچھی بنی ہے۔“ اس نے پہلا گھونٹ لیتے ہی بے ساختہ تعریف کی۔
”شکریہ....“ سنجیدہ اور نپی تلی مسکراہٹ لبوں پہ آگئی۔
”حریم کہاں ہے؟“
”ٹی وی دیکھ رہی ہے۔ اس کے فیورٹ ڈراموں میں سے کوئی ایک آرہا ہے اس وقت....“
”اچھا....“ اعتشام کی پیشانی پہ ناگواری کی شکن آگئی۔
”دیکھنے دیں‘ ابھی تک بچوں والا دماغ ہے اس کا‘ لاابالی پن اور لاپروائی نے ابھی تک ساتھ نہیں چھوڑا حریم کا اور آپ اپنی عمر سے اور ضرورت سے زیادہ ہی میچور ہوگئے ہیں۔“ جویریہ نے سادہ سے لہجے میں بے ضرر سا تبصرہ کیا تھا۔
”زندگی اور وقت بہت قیمتی ہیں‘ انہیں یوں ضائع کرنا میری سمجھ سے تو باہر ہے۔“ اعتشام نے لب بھینچے اور گھونٹ گھونٹ کافی پینے لگا۔
”ہو سکتا ہے وہ اپنی دانست میں اپنی زندگی اور اپنے اس وقت کو انجوائے کررہی ہو‘ یادگار انداز میں گزار رہی ہو‘ ہر ایک کا زاویہ نظر الگ الگ ہوتا ہے نا۔“ جویریہ اس کے سامنے والے صوفے پہ بیٹھی تھی۔ پرکشش پراعتماد اور باصلاحیت.... اعتشام اسے دیکھتے ہوئے مسکرایا۔
”حریم کا اور تمہارا ایج ڈیفرنس کوئی خاص نہیں ہے مگر تم تو خاصی میچورڈ ہو۔“ اعتشام نے غیر شعوری طور پر دونوں کا موازنہ کیا تھا۔
”ہر شخص دوسرے سے تھوڑا یا زیادہ مختلف ہوتا ہے۔ یہ کوئی عجیب بات نہیں‘ نہ ہی اس میں کوئی ایج فیکٹر اہم ہوتا ہے۔ حریم میں ایسی خوبیاں ہیں جو شاید مجھ میں نہیں۔ وہ بہت تابعدار اور خدمت گزار ہے۔ خاص طور پر آپ کی تابعدار اور ہماری دادی جان کی خدمت گزار۔ ان کی جو خدمت اور کام حریم کرتی ہے۔ میں اس سے بہت امپریس ہوتی ہوں۔“
”ٹھیک کہتی ہو۔ اس معاملے میں وہ بہت کائنڈ اور پیشنٹ ہے۔“ اعتشام نے کافی کا مگ میز پر رکھا۔
”مگر ایک بات میری سمجھ میں نہیں آئی۔“ جویریہ اٹھ کھڑی ہوئی۔
”کیا؟“ اعتشام نے اس کے یوں کھڑے ہوجانے پر اچنبھے سے اسے دیکھا‘ ابھی اس کی بات مکمل تو نہیں ہوئی تھی۔
”میری سمجھ میں یہ نہیں آرہا کہ ہماری دریا دل پھپھو جان نے اپنی مہربان بیٹی کو اس کی نانی جان کی خدمت کے لیے چھوڑا ہوا ہے۔ جو کہ وہ دل و جان سے کررہی ہے اور اس کی اپنی دادی جان‘ سگی دادی‘

www.urdupalace.com

ایدھی ہوم میں پڑی ہوئی ہیں۔" جویریہ کے لبوں پہ ایک طنزیہ مسکراہٹ بکھر گئی۔

احتشام چند لمحے اسے سنجیدگی سے دیکھتا رہا' پھر اسی سنجیدگی سے گویا ہوا۔ "میری آنکھیں بھی ہیں اور دماغ بھی..... میں دونوں کو استعمال کرتا ہوں۔ میں کسی کے خیالات اور معاملات میں انٹرفیر نہیں کرتا اور اپنے معاملات میں کسی کو انٹرفیر کرنے کی اجازت نہیں دیتا۔ سب سے قطع نظر میرا اپنا ایک وے آف تھنکنگ اور وے آف لائف ہے' مجھے جو کرنا ہوتا ہے وہی کرتا ہوں اور جو کرنا ہوگا وہی کروں گا۔ حالات و واقعات ہو یا افراد مجھ پہ کوئی اثر انداز نہیں ہو سکتا۔"

احتشام کے قطعیت سے بھرپور لہجے پر وہ اسے دیکھتی کی دیکھتی رہ گئی۔

اتنا اعتماد' کوٹ کوٹ کر بھرا ہوا ہو جیسے' خود پر اتنا بھروسا' اللہ اللہ' یہ وہ نرم خو شائستہ اور مہربان احتشام نہیں تھا' جسے وہ پچھلے دو مہینے سے دیکھ اور سمجھ رہی تھی مگر بس وہ ایک لمحے کا تاثر تھا جو اگلے ہی لمحے زائل ہو گیا۔ اپنی مخصوص مسکراہٹ لبوں پہ لاتے ہوئے وہ اسی نرم لہجے میں جویریہ سے مخاطب تھا۔

"تم نے کافی بہت اچھی بنائی تھی' اگلے ہفتے بھی بنا کر پلاؤ گی؟"

"ہاں..... کیوں نہیں۔" وہ بھی مسکرا دی۔

☼ ☼ ☼

ان دو ماہ کے دوران حفیظہ خاتون کے اتنے چکر لگ گئے تھے میکے کے جو پہلے سال چھ ماہ میں ہی لگتے تھے' ابھی بھی وہ کل شام سے آئی ہوئی تھیں۔ رات بڑی مشکل سے کاٹی' صبح جویریہ کے یونی ورسٹی جانے کے بعد وہ حریم کو لے کر بیٹھ گئیں۔

"کچھ پتا تو چلے آخر..... شاہد اور عظمیٰ اپنی جوان جہان بیٹی کو یہاں اس طرح کیوں چھوڑ گئے ہیں۔" وہ بری طرح بلبلائی ہوئی تھیں اور ان سے زیادہ اب حریم بلبلا گئی تھی' ان کی آئے دن کی تفتیش سے۔

"کتنی بار بتا چکی ہوں امی کہ وہ یونی ورسٹی میں پڑھنے آئی ہے یہاں' ماسٹرز کرنے کے لیے۔" حریم بری طرح زچ ہو گئی تھی۔

"ارے تو کیا وہاں یونی ورسٹی نہیں ہے' جہاں سے آئی ہے۔"

"مجھے کیا پتا۔" حریم نے اپنا مخصوص اور دل پسند فقرہ دہرایا' جو دن میں چند ایک بار تو ضرور ہی استعمال ہوتا تھا۔ مجھے کیا پتا' یا پتا نہیں۔

"نہیں پتا تو معلوم کرونا' اسے ٹٹولو' دل کا بھید لو' آخر کس ارادے سے آئی ہے یہاں یا بھیجی گئی ہے۔ پہلے تو کبھی ہمارے بھائی' بھاوج کو اپنی ماں کا خیال نہیں آیا۔ کبھی جھانکتے بھی نہیں تھے' سال دو سال گزر جاتے تھے' اب یکایک جوان جہان پلی پلائی بیٹی یہاں چھوڑ دی۔ پڑھائی وڑھائی کا تو بہانا ہے' ورنہ اصل بات کچھ اور ہے' میں سب جانتی ہوں ان مطلبی لوگوں کی خصلت کو۔" وہ ایک ایک لفظ چبا چبا کر بولیں۔

"مجھ سے تو کوئی ایسی ویسی بات نہیں کی۔ اب مجھے کیا پتا اس کے ارادے یا ماموں' ممانی کے عزائم کیا ہیں۔" حریم خائف ہو کر ناخن چبانے لگی۔

"تمہاری طرح بے وقوف تھوڑی ہے' گھنی ہے اپنی ماں کی طرح' ایسے ہی تھوڑی منہ کھول کر سب بتا دے گی' جیسے تم ہر بات اگل دیتی ہو اور ہاں..... "اچانک انہیں کچھ خیال آیا۔ انہوں نے چند لمحوں تک بغور بیٹی کا چہرہ دیکھا' پھر گویا ہوئیں۔ "تم نے تو کچھ نہیں بک دیا اس کے آگے' اپنے بارے میں....." وہ کھوجتی ہوئی نگاہوں سے بیٹی کو دیکھ رہی تھیں۔ ٹٹول رہی تھیں۔ اندر تک ان کی نگاہیں حریم کا ایکسرے کر رہی تھیں۔

"نہیں..... میں نے تو کچھ نہیں کہا اس سے۔" حریم صاف مکر گئی۔ گو کہ اس کی ہتھیلیاں بھیگ رہی تھیں۔ ماں کے آگے جھوٹ بولنے کا حوصلہ نہیں تھا مگر سچ بولنے کی ہمت بھی نہیں تھی۔

"لڑکی ہوشیار بہت ہے' بچ کر رہنا اس سے' کبھی اس کی میٹھی میٹھی اور چکنی چپڑی باتوں میں آکر کچھ اگل دو۔" چہرے پہ سختی اور آنکھوں میں خشونت لا کر

www.urdupalace.com

Advertisement at Urdu Palace

Are you looking for an affordable website to advertise your business?

Urdu Palace offers lowest rates for all advertisers.

For Advertisement of your brand or business on our website call us or contact through

Whatsapp on following numbers:+92-348-8709449,+92-303-5110135

www.urdupalace.com

انہوں نے بیٹی کو تنبیہہ کی۔
"جی..." حریم نے سر جھکا کر مختصر جواب میں ہی عافیت جانی۔

✲ ✲ ✲

جویریہ یونی ورسٹی سے آئی، تھکی ہاری، کپڑے تبدیل کرکے، وہ سیدھی کچن میں گھسی، بھوک کے مارے آنتیں قل ھو اللہ پڑھ رہی تھیں، اسے اکثر ہی دیر ہو جاتی تھی آتے آتے، اس نے حریم سے کہا ہوا تھا کہ وہ اس کے آنے کا انتظار نہ کیا کرے، کھانا کھا لیا کرے، حریم کبھی کھا لیتی تھی، کبھی انتظار کرکے اس کے ساتھ کھاتی تھی۔ جویریہ کھانا ٹرے میں لے کر ٹی وی لاؤنج میں آ گئی۔ ٹی وی کھولنے کے لیے ریموٹ ہاتھ میں لیا ہی تھا کہ کسی بوتل کے جن کی طرح حفیظہ خاتون وہاں نازل ہو گئیں۔

"کھانا کھا رہی ہو؟ حریم تو تمہارا انتظار کر کر کے بھوکی سو گئی، اتنی دیر میں آئی ہو تم۔" ان کی نظریں اور لہجہ دونوں تنقیدی تھے۔ جویریہ نے ایک گہری سانس لی اور ریموٹ واپس رکھ دیا۔

"میں نے حریم سے کہا ہوا ہے کہ وہ میرا انتظار نہ کیا کرے، کھانا کھا لیا کرے، مجھے تو اکثر دیر ہو جاتی ہے، خاص طور پر پریکٹیکل کے دنوں میں۔" اس نے رسان سے جواب دیتے ہوئے کھانا کھانا شروع کیا۔

"کھانا کھائیے۔"

"نہیں بھئی، میں اتنی دیر بھوکی نہیں رہ سکتی۔ شوگر کی پیشنٹ ہوں۔"

"اوہ... کب سے؟" جویریہ نے تشویش سے انہیں دیکھا۔

"سات سال ہو گئے ہیں۔"

"پرہیز کرتی ہوں گی۔"

"ہاں... بس پرہیز کرلیتی ہوں، کبھی بدپرہیزی بھی ہو جاتی ہے۔" انہوں نے بیزاری سے جواب دیا۔ وہ جویریہ سے تفتیش کرنے آئی تھیں۔ اس نے الٹا ان ہی کا انٹرویو لینا شروع کر دیا۔

"تم اپنی کہو، کیا پڑھنے آئی ہو یہاں۔"

"ماسٹر کرنے آئی ہوں۔"

"تو وہاں نہیں ہے کوئی یونی ورسٹی، جو اماں باوا نے دوسرے شہر بھیج دیا۔"

"ڈگری وہاں ایبل نہیں ہے ناوہاں کی، پھر ابو کا خیال ہے کہ یہیں سے ڈگری لے کر کوئی جاب کرلوں، بڑے شہر میں بڑے مواقع ہوتے ہی جاب کے۔"

"اور رشتوں کے بھی..." پھپھو جان نے لقمہ دیا۔
جویریہ کے حلق میں نوالہ اٹک گیا، کھانسی آ گئی۔ اس نے جلدی سے گلاس اٹھا کر چند گھونٹ پانی پیا۔

"شاباش ہے ہمارے بھائی بھاوج کو، بیٹی کو یوں کسی کے گھر اکیلے چھوڑ دیا۔" انہوں نے پھر طنز کیا۔

"میری دادی کا گھر ہے، کسی غیر کا نہیں۔" جویریہ نے اپنا غصہ پی کر لہجہ نارمل رکھنے کی کوشش کی۔

"خدمت کے لیے دادی یاد نہیں آئی۔"

"آپ نے چھوڑا ہوا ہے نا اپنی بیٹی کو ان کی خدمت کے لیے، کسی اور کی باری کہاں سے آئے گی۔" جویریہ مسکرائی۔

"وہ تو بچپن سے یہیں زیادہ رہی ہے۔" حفیظہ خاتون تلملائیں۔

"آگے بھی شاید یہی امکان ہے۔" جویریہ اطمینان سے بول کر اٹھ کھڑی ہوئی۔

وہ شعلہ بار نظروں سے اسے جاتے ہوئے دیکھ رہی تھیں۔ "توبہ توبہ، کتنی زبان دراز، بدتمیز ہے، اتنا پڑھ لکھ کر بھی تمیز تہذیب نہ سیکھی۔"

وہ وہیں بیٹھی کھولتی رہیں۔ اب مجھے جلد از جلد اماں سے بات کرلینی چاہیے شامی اور حریم کے متعلق، بڑی چلتا پرزہ لڑکی ہے، میری سیدھی سادی حریم سے اس کا کیا مقابلہ، کہیں شامی کو قابو کرلیا چلتر نے تو میری معصوم بیٹی تو منہ دیکھتی رہ جائے گی۔ وہ دل ہی دل میں منصوبے بناتی رہیں۔ جوڑ توڑ کرتی رہیں۔

✲ ✲ ✲

چھٹی کے دن جویریہ تو اپنی نیند پوری کرکے دیر سے

www.urdupalace.com

اٹھتی تھی مگر حریم کی روٹین وہی تھی۔ صبح سویرے اٹھ کر نانی کے سارے کام کرنا' انہیں ناشتا کروانا' احتشام کا ناشتا بنانا' اپنا ناشتا تو بس وہ یوں ہی کبھی چلتے پھرتے کرلیتی' کبھی احتشام کے ساتھ کرلیتی' کوشش تو یہی کرتی تھی اس کے ساتھ زیادہ دیر نہ ہی بیٹھے تو اچھا ہے' اس کے لیکچر سن کر خوامخواہ اپنے بارے میں احساس کمتری ہونے لگتا تھا۔ احتشام ناشتا کرنے بیٹھا تو جویریہ کا پوچھنے لگا۔

"ابھی تو سو رہی ہیں۔"

"پورے ہفتے بہت ٹف روٹین رہتی ہے اس کی۔" احتشام نے تبصرہ کیا تھا یا خود کلامی' حریم سمجھ نہیں پائی' ہاں مگر اس نے حیران ہو کر اسے دیکھا ضرور تھا۔ امی کے خدشات' ڈراوے اور سمجھاوے' ایک ایک کر کے اس کے ذہن میں آنے لگے۔ عجیب مصیبت میں جان آگئی تھی۔ احتشام اسے اچھا بھی لگتا تھا اور اس سے ڈر بھی لگتا تھا۔ اوپر سے جویریہ آگئی تھی' بقول امی کے ویمپ بن کر۔

"کیا ہوا... کیا سوچ رہی ہو۔" اپنی ادھیڑبن میں اسے پتا ہی نہیں چلا کہ وہ احتشام کی بغور جائزہ لیتی نظروں کی زد میں تھی۔

"میں... سوچ رہی تھی کہ دوپہر میں کیا پکاؤں۔" اس نے سوچ سوچ کر بات بنائی۔

"کچھ بھی بنالو۔" لاپروائی سے کہتے ہوئے وہ ایک لمحے کو رکا' پھر سوچ کر کہنے لگا۔ "جویریہ سے پوچھ لینا' کیا پسند کرتی ہے کھانے میں' مہمان ہے کچھ عرصے کی۔"

"کچھ عرصے کی؟ دو سال تک رہنے والے مہمان ہوتے ہیں۔" بے اختیار اور بلا ارادہ ہی جانے کیسے اس کی زبان پھسلی۔

"ہوں... یہ بھی ٹھیک ہے کہ دو سال تک رہنے والے مہمان نہیں ہوتے۔" احتشام نے نیپکن سے منہ صاف کیا۔ "تو پھر گھر کا فرد مان لو۔" وہ اچانک بولا۔

"آئی تو اسی ارادے سے ہیں۔" حریم اس کی بات پر کلس کر رہ گئی۔ امی کی باتیں سچ ہوتی محسوس ہو رہی تھیں۔

احتشام تو ناشتا کر کے حسب معمول باہر نکل گیا۔ وہ ملازمہ کی مدد سے صفائی کروا کے' کچن کا سارا کام نپٹا کر کمرے میں آکر بیٹھ گئی۔ لوڈشیڈنگ کا وقت تھا۔ ورنہ ٹی وی چلا کر ہی اپنی بوریت دور کرنے کا سامان کرلیتی' میگزین اٹھا کر یوں ہی ورق گردانی کرنے لگی۔ تب ہی جویریہ آگئی جمائیاں لیتی ہوئی۔

"ارے تم تو بڑی فارغ ہو کر بیٹھی ہو۔" اپنی مندی مندی آنکھیں دوبارہ بند کرتے ہوئے وہ اس کے بیڈ پر لیٹ گئی۔ "اتنی نیند آرہی ہے کیا بتاؤں... روزانہ مشکل سے تین چار گھنٹے سوتی ہوں' دل چاہ رہا ہے رات تک سوتی رہوں۔" جویریہ راتوں کو جاگ جاگ کر اپنے اسائنمنٹ مکمل کرتی تھی۔ شام میں' وہ فارغ ہوتی تھی مگر لوڈشیڈنگ کی وجہ سے کمپیوٹر پر کام نہیں کرسکتی تھی۔ لائٹ آتی تو رات گئے تک کمپیوٹر پر کام کرتی رہتی۔

ٹھیک ہی تو کہہ رہی تھی وہ' واقعی بے چاری تھک جاتی ہوگی' اپنی کچھ دیر پہلے کی سوچیں اور کیفیات بھول بھال کر وہ اب ہمدردی سے جویریہ کو دیکھ رہی تھی۔

"ناشتا تو کرلو' پھر سو جانا دوبارہ۔"

"نہیں بھئی' بہت سولی' اب تو جاگنا ہی جاگنا ہے۔" وہ اک دم چھلانگ مار کر اٹھ بیٹھی اور بالوں کو سمیٹ کر پونی باندھنے لگی۔

"اگلے ہفتے سے میری شام کی مصروفیت بھی شروع۔" جویریہ نے ایک اطلاع دی۔

"کیسی مصروفیت؟" حریم چونکی۔

"کچھ ملاقاتیں' کچھ باتیں' کچھ انوکھی ساعتیں۔" اس نے شرارت سے آنکھ دبائی۔

"کیا مطلب..." حریم بالکل ہونق ہو گئی۔

"کوئی مطلب نہیں جان من' میں نے ایک اکیڈمی جوائن کرلی ہے۔ ٹیچنگ کروں گی تین گھنٹے کا ٹھیک ٹھاک اماؤنٹ مل رہا ہے۔ میرے چھوٹے موٹے خرچے تو نکل ہی جائیں گے۔" جویریہ حسب عادت زور سے ہنس پڑی۔

www.urdupalace.com

"تم تو ویسے ہی یونی ورسٹی سے تھکی ہوئی آتی ہو' کیسے مینیج کرو گی؟"

"نو گین ود آؤٹ پین' تم نے سنا نہیں ہے کہ کچھ پانے کے لیے کچھ کھونا پڑتا ہے۔ اس وقت اپنی نیند اور آرام کی قربانی دیں گے تو فیوچر میں کچھ ملے گا نا۔"

"پھر بھی... بہت ہمت اور محنت کا کام ہے یہ' میں تو شاید کبھی نہ کر سکوں" حریم نے ایک جھرجھری لی۔

"ہر شخص الگ الگ انداز اور طریقوں سے محنت کرتا ہے۔ اب مثلاً" تم جو محنت گھر سنبھالنے میں... دادی جان کی کیئر کرنے میں کرتی ہو' وہ خاصی قابل رشک ہے' بس ایک معاملے میں ذرا نکمی ثابت ہو رہی ہو۔" جویریہ کا انداز معنی خیز ہو گیا۔

"کس معاملے میں؟" حریم نے جلدی سے سوال کیا۔

"کسی کے دل کے اندر تک پہنچنے میں۔ کسی کو اپنا بنانے میں' کسی کی اپنی بن جانے میں۔"

"بہت مشکل مشکل باتیں کرتی ہو۔" حریم کچھ کچھ مطلب سمجھ جانے کے بعد بھی انجان بن گئی۔

"میری بھولی بھالی چڑیا' ایسے ہی معصومیت دکھاتی رہو گی تو کبھی بھی اپنے مقصد میں کامیابی حاصل نہیں کر سکتیں۔"

"کون سا مقصد؟" حریم نے نظریں چرائیں۔

"جس مقصد کے لیے پھپھو جان نے تمہیں یہاں چھوڑا ہے۔" جویریہ اٹھ کھڑی ہوئی۔

"تمہیں کیسے پتا؟" بے اختیار بولتے ہی حریم نے زبان دانتوں تلے دبائی۔

"تم ہی نے تو بتایا تھا' بے وقوف...!" جویریہ نے اس کے گالوں کو چومتی لٹ کھینچی اور باہر نکل گئی۔

"میں نے کب بتایا تھا؟" حریم حیران پریشانی اس کی پشت دیکھتی رہ گئی۔

جویریہ ہاتھ منہ دھو کر کچن میں گھس گئی۔ کوئی لمبا چوڑا مینیو تو تھا نہیں اس کے ناشتے کا' چھٹی کے دن بھی وہی عام دنوں والا ناشتا کرتی تھی۔ ایک سلائس پہ ہٹو ایک پر جیم لگا کر ایک بڑا مگ دودھ پتی چائے کا اور لاؤنج میں میز پر آ گئی۔ وہ ناشتا کر رہی تھی' جب اختشام واپس آ گیا۔

"ناشتا کیجیے" جویریہ نے اسے آفر کی۔

اختشام نے ایک نظر اس کے ناشتے پر پھر دوسری نظر سامنے دیوار پر آویزاں گھڑی پر ڈالی اور سادگی سے گویا ہوا۔

"ناشتا تو میں نے صبح کر لیا تھا' اب تو میرے لنچ کا ٹائم ہونے والا ہے۔"

"لنچ میں کیا کیا لیں گے؟"

"جو مل جائے۔" لاپروائی سے بولتا ہوا اختشام صوفے پر ٹک گیا۔

"بڑے قناعت پسند ہیں آپ۔" جویریہ نے چائے کا مگ ہونٹوں سے لگایا۔

"ہر وقت نہیں' ہر معاملے میں نہیں' بس تھوڑا بہت۔" وہ مسکرایا۔

"آگے بڑھنے کی لگن میں۔" جویریہ کا لہجہ توصیفی ہوا۔

"لگن نہیں پیشن' مجھے پیشن ہے آگے بڑھنے کا یہ بلکہ آگے سے آگے بڑھنے کا۔"

"کیا کریں گے آگے سے آگے بڑھ کے؟"

"انسان پہاڑ کی چوٹی فتح کر کے کیا کرتا ہے؟" اختشام نے جواب دینے کے بجائے الٹا سوال کیا۔

"پہاڑ کی چوٹی فتح کرنے کے بعد فاتح جھنڈا لگاتا ہے اور واپس نیچے اتر آتا ہے' اور بس؟" جویریہ نے بڑے اطمینان اور سنجیدگی سے جواب دیا تھا۔

اختشام نے جواب دینے کے لیے منہ کھولا ہی تھا کہ حریم آئی۔ "شامی بھائی! لنچ میں کیا بناؤں آپ کے لیے؟"

"کچھ بھی بنا لو' تمہارے شامی بھائی خاصے قناعت پسند ہیں اس معاملے میں۔" اختشام کے بجائے جویریہ نے جواب دیا۔

"تمہارے بھائی؟ اگر امی یہ الفاظ سن لیں تو فی الفور جویریہ کا گلا دبا دیں۔ حریم نے دہل کر اسے دیکھا پھر بے

www.urdupalace.com

چارگی سے احتشام کی طرف۔
"بتادیں کیا پکاؤں؟" اس نے ایک بار پھر اپنا سوال دہرایا۔
"روزانہ کس سے پوچھ کر پکاتی ہو؟"
"کبھی نانی اماں سے پوچھ لیتی ہوں' کبھی ماموں جان سے' کبھی خود سے کچھ سوچ کر پکا لیتی ہوں۔"
"چلو آج جویریہ سے پوچھ لو' ان کی پسند کا کچھ بنالو۔ کیوں؟" احتشام نے ناشتہ کرتی جویریہ کو بغور دیکھا۔
"تم ہی بتادو۔" حریم کا روئے سخن جویریہ کی طرف ہوا۔
"بھئی مجھے تو ہر وہ چیز پسند ہے' جو پکی پکائی' بنی بنائی مل جائے' اس لیے۔" اس نے ایک لمحہ کو ٹھہر کر کندھے اچکائے۔ "کچھ بھی پکالو۔"
"یہ اچھا جواب ہے' جو ہر جگہ سے ملتا ہے' کچھ بھی کون سی ڈش کا نام ہے۔" حریم جانے کیوں بدمزہ سی ہو رہی تھی۔ امی نے ہی ہدایت کی تھی کہ جب احتشام گھر پر ہوا کرے تو اسی سے پوچھ کر کھانا پکایا کرو' اور ذرا محنت کر کے' اچھا کر کے پکایا کرو' مرد کے دل کا راستہ معدے سے ہو کر گزرتا ہے۔ انہوں نے ایک مقولہ دہرایا تھا۔ گو کہ دنیا اور لوگوں کے بدلے رجحانات اور خیالات کے باعث حریم اس مقولے سے بہت زیادہ اتفاق تو نہیں کرتی تھی مگر پھر بھی امی کی ہدایات پر عمل تو کرنا ہی تھا۔ مگر یہ جویریہ۔ کبھی اس سے ہمدردی ہونے لگتی تھی' کبھی چڑ۔
"سالن روٹی یا چاول؟" حریم نے کسوٹی کا آغاز کیا۔
"مجھے چاول پسند ہیں۔"
"مجھے روٹی سالن پسند ہے۔" جویریہ اور احتشام تقریباً" ایک ساتھ بولے تھے۔
"ٹھیک ہے پھر مٹر پلاؤ بنالیتی ہوں اور مٹن اسٹو۔" حریم نے کسوٹی کھیلنے کا ارادہ ترک کرتے ہوئے جلدی سے مینو فائنل کرلیا۔
"حریم کھانا اچھا بناتی ہے۔ ہے نا۔" جویریہ کا ناشتہ تو ختم ہو چکا تھا مگر وہ شاید گپ شپ کے موڈ میں تھی۔
"آں' ہاں۔" احتشام پہلے تو چونکا پھر سر ہلاتے ہوئے اس کی بات سے اتفاق کیا۔ "ہاں یہ تو ہے۔"
اتنا سوچ کر جواب۔ افسوس کے مارے حریم کا برا حال ہو گیا۔ کبھی کبھار ہی سہی مگر مہینے ڈیڑھ مہینے میں ایک آدھ بار تو میرے ہاتھ کا کھانا کھاتے ہیں۔ وہ کچن میں چلی گئی' دوپہر کے کھانے کی تیاری کرنے' پیچھے پیچھے جویریہ بھی ناشتے کے برتن لے کر پہنچ گئی۔
"میں کچھ ہیلپ کروادوں۔" اپنے برتن دھوتے ہوئے جویریہ نے آفر کی۔
"نہیں میں کرلوں گی' پہلے بھی تو کرتی تھی۔" حریم نے تکلف کا مظاہرہ کیا۔
"پہلے میں نہیں تھی' تم اکیلی تھیں' اب تو میں ہوں' تھوڑا بہت کام تو کرواہی سکتی ہوں' بولو کیا کرنا ہے' اسٹو بنادوں؟ چاول تم بنالو۔"
"نہیں سالن میں بنالوں گی تم چاول بنالو۔" حریم نے جلدی سے اسے ٹوکا۔
ایزی وش۔" جویریہ نے حسب عادت کندھے اچکائے۔
"تم اپنے شامی بھائی سے اتنا ڈرتی کیوں ہو؟" جویریہ نے چاول چنتے ہوئے اچانک سوال کیا۔
"ڈرتی تو نہیں ہوں' بس ایسی بے تکلف نہیں ہوں جیسے تم آتے ہی ہو گئی ہو۔"
حریم نے تو رسان سے کہا تھا مگر جویریہ نے حسب عادت فلک شگاف قہقہہ لگایا۔ "اچھا تو تمہیں طنز کرنا بھی آتا ہے۔"
"میری کیا مجال' میں کسی پر خاص طور پر تم پہ طنز کروں۔"
"کیوں نہیں' تم مجھ پر یا اپنے شامی بھائی پہ یا کسی اور پر بھی' کبھی بھی طنز کر سکتی ہو۔"
"مجھے کسی کا دل دکھانا اچھا نہیں لگتا۔" حریم' فریزر میں سے گوشت کا پیکٹ نکال کر بھگو رہی تھی۔
جویریہ اک دم خاموش ہو گئی۔ پھر کچھ دیر بعد کہنے لگی۔ "تم واقعی بہت اچھی لڑکی ہو' بہت معصوم سی' مگر تم یا پھپھو شامی کے حوالے سے' جو کچھ سوچ رہے ہو وہ ہونا مشکل ہے' وہ اپنے آپ کو انتہائی تیز رفتار سپر

www.urdupalace.com

سونک ایروپلین بنانے پر تلے ہوئے ہیں، ہزاروں میل کا سفر چند گھنٹوں میں، پرواز ہی پرواز، بلندی ہی بلندی، اور تم ٹھہریں ایک معصوم سی ہرنی، کتنی ہی تیز چھلانگیں مار لو، سپر سونک کے ساتھ چل سکتی ہو نہ اس کا مقابلہ کر سکتی ہو۔"

"پھر کیا کروں؟" فکر مندی سے کہتے ہوئے حریم کو احساس بھی نہیں ہوا کہ وہ، جویریہ کے سامنے اپنا راز اگل رہی ہے۔

"اپنی رفتار چینج کرو، اپنے آپ کو چینج کرو، کم سے کم جیٹ طیارہ تو بنو۔"

"کیسے کروں۔" حریم نے جھنجلا کر بے بسی سے پوچھا۔

"کم سے کم اپنی موجودگی کا تو احساس دلاؤ کہ تم ہو، تم بھی ہو بلکہ تم ہی ہو۔" جویریہ ناصح بن کر اسے سمجھا رہی تھی۔

"مجھے یہ سب نہیں آتا۔ میں تمہاری طرح ان سے باتیں نہیں کر سکتی، میں ہر ٹاپک پر کیا کسی بھی ٹاپک پر زیادہ دیر نہیں بول سکتی، خاص طور پر شامی بھائی کے ساتھ میں نہ ذہین ہوں نہ بولڈ، امی کہتی ہیں میں بالکل بدھو ہوں، میرا خیال ہے کہ وہ ٹھیک ہی کہتی ہیں۔" حریم نے منہ لٹکا لیا۔

"بات سنو بے وقوف لڑکی! کسی کی توجہ اور محبت پانے کے لیے تمہارا ڈگری یافتہ ہونا ضروری نہیں۔" جویریہ نے چاول ایک طرف رکھتے ہوئے کہا۔ تمہیں شامی بھائی کی ڈیٹ آف برتھ معلوم ہے؟"

"نہیں۔" حریم نے نفی میں سر ہلایا۔

"بالکل ہی ڈفر ہو، خیر یہ تو معلوم ہو جائے گا، اچھا چلو نیا سال شروع ہونے والا ہے، اچھے سے طریقے سے وش کرنے کی پلاننگ کرتے ہیں ٹھیک ہے۔" جویریہ کچھ پر جوش سی ہو کر بولی۔

"اچھا۔" حریم کچھ متذبذب سی تھی، اس کی سمجھ میں نہیں آ رہا تھا کچھ بھی۔ مگر پھر بھی اس نے جویریہ کی باتوں اور مشوروں پر عمل کرنے کے لیے حامی بھر لی۔

☆ ☆ ☆

لنچ کے بعد احتشام کچھ دیر تک بیٹھا دادی جان کے ساتھ باتیں کرتا رہا۔ وہ کافی بہتر لگ رہی تھیں، ان کی بہتر کنڈیشن دیکھ کر احتشام ذرا مطمئن ہو گیا تھا۔ پھر انہیں آرام کرنے کی تاکید کر کے کمرے سے باہر آ گیا۔ لاؤنج میں حریم بیٹھی ٹی وی دیکھ رہی تھی، اسے دیکھ کر حریم نے جلدی سے ریموٹ اٹھا کر آواز ہلکی کر دی۔

"دادی جان کی کنڈیشن پہلے سے بہت بہتر ہے، بڑی اچھی خدمت کر رہی ہو تم، ویری ویل، آئی رئیلی امپریس۔" احتشام کے دو تین فقروں نے حریم کے دل کو خوشی سے معمور کر دیا۔

"یہ تو میرا فرض ہے۔"

"جو کام، محبت کے ساتھ کیے جائیں ان میں بڑی تاثیر ہوتی ہے۔" احتشام صوفے پہ بیٹھتے ہوئے بولا۔ "جویریہ کہاں ہے؟"

حریم ابھی اس کے پہلے فقرے کی شیرنی سے لطف اندوز بھی نہ ہونے پائی تھی کہ احتشام کے اگلے سوال نے اس کا سارا مزہ کرکرا کر دیا۔

"کمرے میں ہو گی۔" حریم نے آہستہ سے جواب دیا۔ اتنے میں جویریہ آتی ہوئی دکھائی دی۔

"آؤ لڑکی! ابھی تمہارا ہی پوچھ رہا تھا میں۔" احتشام اسے دیکھ کر خوش گوار موڈ میں گویا ہوا۔

"میں۔ نماز پڑھ رہی تھی۔" جویریہ نے ایک لمحے کے توقف سے جواب دیا اس نے ساتھ ہی اگلے سانس میں سوال بھی داغ دیا۔

"خیریت تو ہے، میرے بارے میں پوچھ گچھ کس سلسلے میں ہو رہی ہے۔"

"بس یونہی، تم حریم کے ساتھ نظر نہیں آئیں تو پوچھ لیا۔" احتشام کا لہجہ لاپروا سا تھا۔

"میں کوئی حریم کی جوڑی دار ہوں، جو اس کے ساتھ ساتھ نظر آؤں۔" جویریہ نے حسب عادت زور دار قہقہہ لگایا۔ کوئی ہو نہ ہو وہ اپنی باتوں سے خود ہی لطف

www.urdupalace.com

اندوز ہو جاتی تھی۔

"تو؟ کیا ہو رہا ہے آج کل' اسٹڈیز کیسی جا رہی ہیں۔"

"اسٹڈیز تو بہت اچھی جا رہی ہیں اور ویسے آج کل۔" وہ سوچ کر کہنے لگی۔

"کبھی سوشل میڈیا پر ہوتی ہوں۔ کبھی گوگل پر' کل میں نے اسٹارز کے بارے میں کافی انٹرسٹنگ چیزیں پڑھیں۔"

"ڈو یو بلیو ان اسٹارز؟" اس نے اچانک احتشام سے سوال کیا۔

"زیادہ نہیں' بس تھوڑا بہت۔"

"آپ کا اسٹار کیا ہے؟"

"کیپری کورن۔"

"اوہ' سینگوں والا جنگلی بکرا۔" جویریہ نے لب سکوڑے۔ "دسمبر یا جنوری؟"

"میری ڈیٹ آف برتھ؟" وہ ایک لمحے کو رک کر مسکرایا۔ "نئے سال کا آغاز یکم جنوری۔"

"ویری انٹرسٹنگ' پھر تو ہیپی نیو ایئر اور ہیپی برتھ ڈے آپ ساتھ ساتھ مناتے ہوں گے۔" جویریہ نے دلچسپی سے اسے دیکھتے ہوئے سوال کیا۔

"میں دونوں میں سے کچھ بھی سیلیبریٹ نہیں کرتا' بس ہیپی نیو ایئر کہہ کر اپنے دوستوں کو وش کر دیتا ہے' ایک دو کلوز فرینڈز ہیں' وہ مجھے "ہیپی برتھ ڈے" کہہ کر وش کر دیتے ہیں۔"

"ارے بھئی میں تو اپنی برتھ ڈے' ایسی سوکھی سوکھی' کبھی نہ مناؤں' ہم تو ہلہ گلا کرنے کے شوقین لوگ ہیں' فرینڈز ہوں' گھر والے ہوں' کیک کٹے' ہیپی برتھ ڈے کا شور اور گفٹس اف۔" اس نے آنکھیں میچیں۔ "میں تو پورے سال اپنی سالگرہ کے دن کا انتظار کرتی ہوں۔"

"ہوں۔ تو کب آتا ہے وہ روز سعید؟"

"بس آپ کے بعد ہی فروری میں۔"

"کتنے مزے سے بیٹھ کر باتیں بگھار رہی ہے' امی ٹھیک ہی کہتی ہیں اسے مکار' گھنی' چلتر۔" حریم کے اندر جانے کیوں غصہ ابلنے لگا۔

"تمہارا اسٹار کیا ہے حریم۔" "دفعتاً" جویریہ نے اسے مخاطب کیا۔

"جمنائی۔" چند لمحوں کے توقف کے بعد اس نے جواب دیا۔

"جمنائی' ڈپلومیٹ ہوتے ہیں اندر سے کچھ' باہر سے کچھ۔" جویریہ معنی خیز انداز میں مسکرائی۔

حریم نے اسے کھا جانے والی نظروں سے گھورا اور کچھ کہنے کے لیے منہ کھولا ہی تھا کہ احتشام بول پڑا۔

"ارے نہیں' ہماری حریم تو بڑی سوئٹ قسم کی لڑکی ہے۔" حریم کے اندر دور دور تک ٹھنڈک سی پھیل گئی' چند من ہونے الفاظ سرتاپا اسے بارش کی سی بوندوں میں بھگو رہے تھے' اس نے جتانے والی نظروں سے جویریہ کو دیکھا جواب بھی اپنے مخصوص معنی خیز انداز میں مسکرا رہی تھی' چڑا دینے والی مسکراہٹ۔

شامی کا بہت ضروری فون آگیا تھا اس نے بمشکل اپنی بات ختم کی اور کھڑا ہو گیا۔

"لیڈیز! مجھے ارجنٹ جانا ہے۔ سو خدا حافظ' میں بس ذرا دادی جان سے مل لوں۔"

"خیریت؟" جویریہ نے اچنبھے سے اسے دیکھا جو بڑی عجلت میں دکھائی دے رہا تھا۔

"ہاں ہاں خیریت ہے' بس فیکٹری کی ہی کچھ پرابلمز ہیں' میرا تو چھٹی کا دن بھی بس ان ہی کاموں میں گزرتا ہے۔" اس نے اپنا والٹ نکال کر چیک کیا۔ موبائل اور چابیاں اٹھائیں۔

"پھر بھی کچھ چائے' کافی وغیرہ' ایسی بھی کیا جلدی ہے' کیا خدانخواستہ فیکٹری میں آگ واگ لگ گئی۔" باآواز بلند چائے کافی کی آفر کرتے ہوئے آخری بات جویریہ نے دل ہی میں سوچی تھی۔

وہ معذرت کرتا ہوا چلا گیا' جویریہ کا چہرہ مرجھا گیا۔ ایک ماہ میں فقط چند گھنٹوں کے لیے ملاقات؟ اس نے حریم کی طرف دیکھا جو نارمل تھی' اس کے لیے یہ کوئی نئی بات نہیں تھی' اکثر ایسا ہوتا تھا وہ رات میں آتا اور صبح ناشتہ کر کے چل دیتا' کبھی دوپہر میں چلا جاتا کوئی

www.urdupalace.com

خوش نصیب چھٹی کا دن ہوتا کہ وہ ڈنر کر کے یہاں رک جاتا۔ ورنہ تو اس کا بزنس ہی اس کی زندگی اور موت کا معاملہ تھا۔ اس کے لیے اپنی نیند اپنے آرام کی قربانی دینا اس کے لیے معمولی بات تھی، سلیمان صاحب اکثر اسے ٹوکتے یا سمجھاتے مگر وہ الٹا انہیں سمجھا دیتا۔

"یہ ایسے ہی فرار ہو جاتے ہیں؟" جویریہ کے چہرے پہ اداسی اور مایوسی کے بادل اب تک براجمان تھے۔

"ہمیشہ نہیں مگر اکثر۔" حریم نے جواب دیا۔

"اچھا جناب! اب جب آپ آئیں تو میں سمسٹر کی تیاریوں میں مصروف ملوں گی، آپ کو بھی احساس ہونا چاہیے کہ انتظار کرنے اور کروانے میں کیا فرق ہے۔" جویریہ نے دل ہی دل میں اسے مخاطب کیا۔

"تم کیوں اداس ہو رہی ہو؟" حریم نے اس کے چہرے کو غور سے دیکھتے ہوئے سوال کیا۔

"کیا میں اداس لگ رہی ہوں۔" جویریہ نے الٹا اس سے سوال کیا۔

"ہاں۔" حریم نے اثبات میں سر ہلایا۔

"میں تمہارے لیے اداس ہو رہی ہوں۔"

"میرے لیے کیوں؟" حریم حیران ہوئی۔

"کہیں شادی کے بعد ایسا نہ کہ موصوف آئے دن کی فون کالز پر رسیاں تڑائے بیل کی طرح بھاگتے نظر آئیں، تم تو بس انتظار ہی کرتی رہو گی۔"

"کیا شے ہے یہ لڑکی؟" خود تو شامی بھائی کے ساتھ لگاوٹ سے باتیں کرتی ہے جیسے ان پہ مری جا رہی ہو اور ادھر مجھے ان کے نام سے چھیڑتی ہے، حریم نے حیران ہو کر اسے دیکھ رہی تھی۔ اور اس کا تو مزاج اور عادت ہی یہی ہے، بے تکلفی، ہنسی مذاق، میں بلاوجہ میں ہی بدگمان ہوئی جاتی ہوں، حریم نے خود کو تسلی دی، وہ بہت جلد خوش گمان بھی ہو جاتی تھی۔

"کیا ہوا؟" یوں حیران حیران کیوں دیکھ رہی ہو؟

"کچھ نہیں۔" حریم جھینپ گئی۔

نانی کا کمبل ٹھیک کر کے حریم نے انہیں غور سے دیکھا، سانسوں کے زیرو بم سے اندازہ ہو رہا تھا کہ وہ گہری نیند سو چکی ہیں۔ سردیاں شروع ہو چکی تھیں اور سرد ہوائیں کوئٹہ سے سفر کرتی ہوئی کراچی میں داخل ہو چکی تھیں، اہلیان کراچی کے لیے بس اتنی ٹھنڈ بھی بہت تھی کہ وہ بھرپور طریقے سے اپنا مختصر دورانیے کا "موسم سرما" منا سکیں۔ لہٰذا ان سرد ہواؤں کی آمد کے ساتھ ہی بازاروں میں مونگ پھلی، گزک، خشک میووں کی جیسے لہر آ گئی تھی ساتھ ساتھ فرائی فش اور سوپ سمیت انواع و اقسام کے فوڈ سینٹرز بھی مزید پر رونق اور پر ہجوم ہو گئے تھے۔ حریم کے لیے تو موسموں کا آنا جانا ایک معمول کی اور معمولی سی بات تھی مگر جویریہ تو یوں ایکسائٹڈ ہو رہی تھی جیسے کراچی میں ٹھنڈ کی لہر نہ آئی ہو بلکہ اچانک، غیر متوقع برف باری ہو گئی ہو۔ زبردستی وہ حریم کو تقریباً "گھسیٹ کر بازار لے گئی تھی۔

"فرائی فش کھاؤ گی؟ وہ" حریم سے ایسے پوچھ رہی تھی جیسے وہ کوئی چھوٹی سی بچی ہو۔

"یہاں؟" حریم نے آنکھیں پھیلا کر پہلے اسے پھر اپنے اردگرد دیکھا، پوری قوم جیسے کھانے پینے باہر نکلی ہوئی تھی۔

"پیک کروا لو، گھر پہ کھا لیں گے۔"

"چلو ایسا کرتے ہیں، فنگر فش لے لیتے ہیں، کھانے میں آسانی رہے گی۔" جویریہ شیشے کا دروازہ کھول کر "ریڈ زون" نامی اس نئے کھلے ریسٹورنٹ میں داخل ہو گئی، ناچار حریم کو بھی اس کی تقلید کرنی پڑی۔

"جلدی جلدی کھاؤ اور گھر چلو۔ سلیمان ماموں اور نانی انتظار کر رہے ہوں گے۔" حریم کو فکر کے ساتھ ساتھ بے چینی بھی ہو رہی تھی مگر جویریہ بڑے مطمئن اور مگن انداز میں فنگر فش سے یوں لطف اندوز ہو رہی تھی جیسے خصوصی من و سلویٰ اس کے لیے آسمان سے اترا ہو۔

"چلتے ہیں یار، دادی سو رہی ہیں اور بڑے ابو نے خود دو گھنٹے کی پرمیشن دی ہے، تم یہ فش انجوائے کرو،

www.urdupalace.com

اچھا ٹیسٹ ہے اس چٹنی کے ساتھ۔" اس نے چٹنی میں فنگر فش ڈبوئی اور غڑاپ سے منہ میں حریم نے کھائی اُسے بھی یہ ذائقہ اچھا لگا۔

"ہے تو اچھی۔" اس نے اعتراف کیا۔

"ہے نا۔" جویریہ نے چمکتی آنکھوں سے اسے دیکھا۔ "سوپ پیئیں۔"

"مجھے نہیں پسند بازار کا سوپ، سوپ تو بس گھر کا بنا اچھا ہوتا ہے۔" حریم نے صاف انکار کیا۔

"پسند تو خیر مجھے بھی نہیں ہے۔ بقول ہمارے یوسفی صاحب، مرغی کا غسل میت" جویریہ ہنس پڑی۔

"یوسفی صاحب کون؟ تمہارے ٹیچر ہیں؟"

"اف بدذوق لڑکی بس یہیں خاموش ہو جاؤ ورنہ میرا موڈ خراب ہو جائے گا۔"

"ایسا کیا پوچھ لیا میں نے؟" حریم حیرانی سے اسے دیکھ رہی تھی۔ یہ حیرانی اگلے کئی روز تک قائم رہی، جب وہ جویریہ کو تیاریاں کرتے ہوئے دیکھتی رہی۔

سامی کی برتھ ڈے + نیو ایئر۔

"تمہاری کچھ پاکٹ منی جمع ہے۔" جویریہ نے اس سے پوچھا۔

"ہاں ہے۔" حریم نے اثبات میں سر ہلایا۔

"گڈ، کتنی؟"

"امی کو پتا ہوگا، ان ہی کے پاس جمع کرا دیتی ہوں ہر مہینے۔"

"اف۔" جویریہ نے اپنا سر پکڑ لیا۔

"کیا بنے گا تمہارا۔۔۔"

"انہوں نے میرے پیسوں کی کمیٹی ڈالی ہوئی ہے۔" حریم نے وضاحت کی۔

"تو کچھ بھی نہیں ہے تمہارے پاس، خالی جیب خالی ہاتھ۔۔۔" جویریہ نے مایوسی کے عالم میں کہا۔

"بالکل خالی ہاتھ بھی نہیں ہوں میں۔۔۔ نانی اماں نے کچھ دن پہلے سردیوں کے کپڑے لانے کے لیے کچھ رقم دی تھی، وہ ابھی میرے پاس رکھی ہے۔" حریم کو بھی رہ رہ کے یاد آتا تھا، جویریہ کی جان میں جان آگئی۔

"کتنے ہیں؟"

"پانچ ہزار۔۔۔"

"کم ہیں۔۔۔ مگر خیر۔۔۔ نہ ہونے سے تو بہتر ہیں۔"

"پانچ ہزار کم ہیں کوئی گفٹ لانے کے لیے؟" حریم کی آنکھیں پھیلیں۔

"کوئی گفٹ نہیں، بے وقوف! کوئی اسپیشل گفٹ۔۔۔ کسی اسپیشل بندے کے لیے۔" جویریہ نے اس کی تصحیح کی۔

پھر وہ حریم کو اپنے ساتھ بازار لے گئی۔ درجنوں دکانوں پہ پھرنے کے بعد اسے ایک جوڑا پسند آیا شامی کے لیے۔

"یہ ضرور شامی کو پسند آئے گا، فنٹاسٹک سوٹ۔"

جویریہ کی توصیفی نگاہیں اس ایش گرے رنگ کے گرم سوٹ کا جائزہ لے رہی تھیں، جب حریم نے اس کے کہنی مار کر دبی زبان میں کہا۔

"پرائز ٹیگ تو دیکھ لو آنکھیں کھول کر، آٹھ ہزار کا ہے۔"

"ڈونٹ وری۔۔۔ جتنی رقم تمہاری تھی، اتنی ہی میں بھی لائی تھی۔"

"مگر تم کیوں اپنے پیسے خرچ کر رہی ہو؟" حریم نے پریشان مشکوک نگاہوں سے اسے دیکھا۔

"بے وقوف۔۔۔ چیرٹی نہیں کر رہی۔ ادھار دے رہی ہوں، بعد میں واپس کر دینا۔" جویریہ وہ سوٹ نکلوا کر پیک کروانے لگی۔

گھر واپس آکر بھی حریم، جویریہ کے کان کھاتی رہی۔

"اتنا مہنگا سوٹ لینے کی کیا ضرورت تھی، کوئی نارمل سا لے لیتیں۔"

"محبت ایک غیر معمولی معاملہ ہوتا ہے، تحفہ بھی غیر معمولی ہونا چاہیے اور تم ایسے ری ایکٹ کیوں کر رہی ہو، کیا تم شامی سے محبت نہیں کرتیں؟"

"تم شامی بھائی کا نام کیوں لیتی ہو؟" حریم نے اس کے سوال کا جواب گول کرتے ہوئے الٹا اس سے سوال کیا۔

"وہ میرے کزن ہیں، بھائی نہیں، اس لیے میں شامی بھائی نہیں بلکہ صرف شامی کہتی ہوں۔" جویریہ

www.urdupalace.com

نے وضاحت کی۔

"بھائی تو میرے بھی نہیں ہیں، میں تو نام نہیں لیتی۔" حریم نے جرح جاری رکھی۔

"تمہاری مرضی ہے، تم مت کہا کرو شامی بھائی، فقط نام لے لیا کرو، کون روکتا ہے تمہیں۔" جویریہ نے کندھے اچکائے۔

"بچپن سے یہی کہتی چلی آئی ہوں، اب نام لوں گی تو عجیب سا لگے گا۔"

"تم بے کار کی بحث میں کیوں الجھ رہی ہو، فالتو باتوں کو چھوڑو، کارڈ کے لیے کوئی اچھی سی ورڈنگ سوچو۔"

"کون سا کارڈ۔" حریم چونکی۔

"برتھ ڈے کارڈ اور کیا شادی کارڈ؟" جویریہ نے اسے گھورا۔

"سب کچھ تو تم ہی کر رہی ہو، یہ بھی تم ہی سوچ کر بتادو۔"

"طنز کر رہی ہو۔" جویریہ ہلکا سا مسکرائی۔

"نہیں.... میں طنز نہیں کر رہی، میں بس ویسے ہی کہہ رہی ہوں۔ پتا نہیں تمہیں میری باتیں طنز کیوں لگتی ہیں۔" حریم بے چارگی سے بولی۔

"اوہو.... سوری بھئی، ایموشنل مت بنو اب۔" جویریہ نے جلدی سے معذرت کی۔ "چلو ایسا کرتے ہیں، دونوں مل کر سوچتے ہیں، ٹھیک ہے۔" جویریہ نے فوراً ہی تجویز پیش کی۔

حریم کچھ کہے بنا فقط مسکرادی۔

☆ ☆ ☆

ان کے گورے چٹے چہرے پر بڑی سنجیدگی طاری تھی۔ بات کرنے کے لیے انہوں نے خاص طور پر ایسے موقع کا انتخاب کیا تھا جب احتشام گھر پر ہو۔

"اب بتائیں اماں، میں کیا کروں، اپنے داماد کا تو آپ کو معلوم ہی ہے، حریم میٹرک میں ہی تھی، جب سے اس کی شادی کی فکر لگی ہوئی ہے، آئے دن کوئی نہ کوئی رشتہ لے آتے ہیں۔ میری بچی بھی ماشاء اللہ شکل کی موہنی ہے، لوگ تصویر دیکھ کر ہی پسند کر جاتے ہیں۔"

انہوں نے جتاتی ہوئی نظروں سے جملہ حاضرین کو دیکھا۔

"اتنی جلدی کیا ہے، ابھی تو اس کی پڑھائی بھی مکمل نہیں ہوئی۔" نانی نے بے چینی سے پہلو بدلا۔ خواہش تو ان کی بھی یہی تھی کہ حریم مستقل اس گھر میں آجائے۔ اتنی خدمت گزار بچی تھی، کتنا آرام تھا انہیں حریم کے اس گھر میں ہونے سے، مگر پوتے کے مزاج کی وجہ سے خاموش تھیں۔ اس نے ایک بار انہیں بتادیا تھا کہ شادی کا فیصلہ وہ اپنی مرضی سے کرے گا۔ سلیمان صاحب بھی غیر جانب دار تھے۔ اس معاملے میں۔

"کیا کرنا ہے اتنا پڑھ لکھ کر، گھر اور گھر کے کام ہی سنبھالنے ہیں، کبھی کبھی تو مجھے خود بھی فکر ہو جاتی ہے۔ اس کے بعد تین اور ہیں، حریم کی کہیں بات لگے تو ان کے بارے میں بھی سوچوں۔" انہوں نے کن انکھیوں سے احتشام کو دیکھا، جو بظاہر لاتعلقی سے اپنے موبائل میں لگا ہوا تھا۔

"دیکھ لو.... کوئی رشتہ اگر جی کو لگے تو دیکھ بھال لو، گھر تو بسانا ہے اس کا اب، ہمیشہ تو یہاں نہیں رہ سکتی نا میری خدمت گزاری کے لیے۔" نانی نے دھیمے سے لہجے میں مشورہ دیا۔

"غیروں میں دیتے ہوئے ڈر بھی لگتا ہے، خدا جانے کیسے لوگ ملیں، دوسرے لوگوں کے قصے کہانیاں سن کر اور ہول ہو جاتی ہے۔" بیٹی نے آواز میں درد پیدا کرتے ہوئے خدشات ظاہر کیے۔

"اللہ مالک ہے۔ بچی کے اچھے نصیب کی دعا کرو۔ اللہ خیر کرے گا۔" سلیمان صاحب نے تسلی دی۔

احتشام ہنوز بے نیازی اور لاتعلقی کا مظاہرہ کر رہا تھا۔ اچانک سیدھا ہو بیٹھا، موبائل آف کر کے جیب میں رکھا۔

"پھپھو.... آپ کی ساس کیسی ہیں؟"

"ٹھیک ہی ہوں گی، ایدھی ہوم چلی گئی تھیں۔ ناراض ہو کر، بیٹی منا کر لائی ہے، اس کے پاس ہیں۔" ان کا دبنگ لہجہ بے زار سا ہوا۔

www.urdupalace.com

"دیکھو میاں.... بات صاف کرتی ہوں' لوگوں کو بری لگتی ہے' ہمارے سسر اللہ بخشے پلاٹ چھوڑ کر مرے تھے' وہ تھا ہماری ساس کے نام.... اللہ کی نیک بندی نے اپنی بیٹی کے نام کردیا' باپ کی چھوڑی ہوئی جائیداد میں تو سب اولادوں کا حصہ ہوتا ہے نا' ایک کے نام سب کچھ کردو' یہ دوسروں کی حق تلفی نہیں ہے' میرا دیور تو کینیڈا چلا گیا' وہ توان قضیوں میں الجھنے کا ہے نہیں' شوہر صاحب' ماں کے آگے منہ کھولتے نہیں' میں تو خوب لڑی' دونوں ماں بیٹی سے' خدمت کے لیے ہم ہیں' جائیداد بیٹی کے نام ہورہی ہیں۔ بڑی بی ناراض ہوکر چلی گئیں' جس کے نام پلاٹ کیا ہے' وہی اپنے گھر لے گئی۔" ایک سوال کے جواب میں پھپھو نے پوری رام کہانی سنادی۔

"ہوں.... تصویر کا دوسرا رخ...." احتشام ہولے سے مسکرایا۔

"زبان کی تیز ہوں بیٹا' دلوں کی اچھائی برائی تو اللہ جانتا ہے' اتنے سالوں سے بڑی بی کی خدمت کررہے ہیں۔ اب اخیر عمر ہے' خدمت تو چند سال اور کرلیتے' کیا فرق پڑتا ہے مگر یہ جو ہمارے ساتھ ناانصافی کی ہے نا انہوں نے' اس سے میرا دل بڑا خراب ہوا ہے۔" اپنے دل کی بھڑاس نکال کر وہ خاموش ہوگئیں۔

✡ ✡ ✡

اتنی مشکلوں سے اس نے ہمت مجتمع کی تھی۔ احتشام کو سالگرہ کی مبارک باد کے ساتھ تحفہ دینے کی' حالانکہ وہ اکیلی تو نہیں تھی' جویریہ بھی احتشام کے لیے گفٹ اور کارڈ لائی تھی۔ اس نے تو بڑے آرام سے وش کرکے کارڈ اور گفٹ دے دیا تھا۔ ایک حریم ہی تھی جو نروس ہورہی تھی۔ بہرحال جیسے تیسے یہ معرکہ بھی اس نے سر کرہی لیا۔ جلدی سے وش کرکے تحفہ اس کے حوالے کیا اور دھڑکن سنبھالتی ایک طرف بیٹھ گئی۔

"ارے بھئی.... یہ تم لوگوں نے کیا تکلف کرلیا۔" احتشام مسکرادیا تھا' بڑی جان دار مسکراہٹ دادی جان کے چہرے پر تھی' سلیمان صاحب ہمیشہ کے لاپروا اور بے نیازی سے یہ سب دیکھ رہے تھے۔ دادی نے کیک کٹنے کے بعد پوتے کو ایک ہزار کا نوٹ دیا۔ "میری طرف سے کچھ خرید لینا۔" ان کے بوڑھے چہرے پر محبت اور خوشی کی چمک تھی۔ سلیمان صاحب نے بھتیجے کو فقط ایک مسکراہٹ سے نوازا۔ "پہلے بتادیتے میں بھی گفٹ لے آتا۔"

"اوہو! بڑے ابو اور دادی جان' آپ کی دعائیں کافی ہیں میرے لیے قیمتی اور بے لوث دعاؤں سے بڑھ کر بھلا کیا تحفہ ہوسکتا ہے۔" احتشام دادی کے برابر میں بیٹھ گیا اور ان کے شانے کے گرد اپنا بازو دراز کیا۔

"دعائیں تو ہر وقت کرتی ہوں' تمہارے لیے بھی' اپنے سارے بچوں کے لیے اور دوسروں کے لیے بھی۔"

"اپنے لیے نہیں کرتیں دعائیں؟" جویریہ آہستہ سے ان کے دوسری طرف آبیٹھی۔

"کیوں نہیں بچی' دعا کا آغاز تو اپنی ذات سے ہی کرنا چاہیے۔ پہلے اپنے لیے مانگو۔ پھر والدین کے لیے اور سب کے لیے۔" دادی مسکرادیں۔

"یہ لیں نانی کیک کھائیں۔" حریم نے ایک چھوٹا سا ٹکڑا چاکلیٹ کیک کا نکال کر نانی کو دیا' اسے جویریہ کو یوں نانی کے پہلو میں جاکر براجمان ہونا ایک آنکھ نہ بھایا تھا۔ باری باری اس نے احتشام' ماموں اور جویریہ کو بھی کیک دیا اور آخر میں اپنے لیے لیا۔

پرتکلف کھانے کے بعد احتشام نے مزے دار سی کافی کی فرمائش جویریہ سے کی تھی' وہ کافی بنانے کچن میں چلی گئی' حریم بے بسی سے اسے جاتا دیکھتی رہی۔

"کیا گفٹ لائی ہو میرے لیے۔" وہ حریم کی جانب متوجہ ہوکر مسکرایا۔

"سوٹ ہے...." حیرت انگیز طور پر بغیر گھبرائے' بغیر گڑبڑائے اس نے اعتماد کا مظاہرہ کیا تھا۔

"ہوں.... کیسا ہے؟"

"بس آپ ہی جیسا ہے' اچھا...." حریم نے مزید جرأت کا مظاہرہ کیا۔

www.urdupalace.com

Advertisement at Urdu Palace

Are you looking for an affordable website to advertise your business?

Urdu Palace offers lowest rates for all advertisers.

For Advertisement of your brand or business on our website call us or contact through

Whatsapp on following numbers:+92-348-8709449,+92-303-5110135

www.urdupalace.com

''ارے..... تمہیں تو بولنا آگیا..... جویریہ کی صحبت کا اثر ہے شاید.....'' شامی ہنسا تھا۔ اتنے میں جویریہ کافی لے آئی تھی، آخری فقرہ اس کے کانوں میں پڑا تھا۔

''میری صحبت کا کس پر کیا اثر آیا ہے؟'' اس نے ٹرے شامی کی طرف بڑھائی۔

''بھئی تمہاری صحبت نے لوگوں کو بولنا سکھا دیا ہے۔''

''اچھا..... تو لوگ گونگے کب تھے۔'' جویریہ نے بڑے اطمینان سے جواب دیا۔

ہیں کواکب کچھ، نظر آتے ہیں کچھ
دیتے ہیں دھوکا یہ بازی گر کھلا

حریم نے تلملا کر اسے دیکھا۔ یہ میری دوست ہے یا دشمن؟

''نہیں بھئی..... حریم کی پرسنالٹی تو بڑی سیدھی سادی سی ہے، جیسی ہے ویسی ہی نظر آتی ہے۔'' شامی نے نفی میں سر ہلا کر حریم کی سائیڈ لی۔

''آپ خود سیدھے ہیں، شاید اسی لیے ہر کوئی آپ کو سیدھا نظر آتا ہے۔'' جویریہ نے ایک ایک لفظ چبا چبا کر کہا تھا۔

''نہیں جویریہ بی بی، میں سیدھا نہیں ہوں اور نہ ہی میں ہر ایک کو سیدھا سمجھتا ہوں۔'' احتشام سنجیدہ ہو کر اٹھ کھڑا ہوا۔

''اچھا بھئی..... ایک بار پھر بہت بہت شکریہ، جو کچھ آپ نے میرے لیے کیا، اب اجازت؟''

''کیا آپ کو میری بات بری لگی ہے۔'' جویریہ نے بے چینی سے اسے دیکھا۔

''او نہوں..... اپنی سالگرہ والے دن نہ میں ناراض ہوتا ہوں کسی سے نہ برا مانتا ہوں۔'' وہ مسکرایا اور باہر نکل گیا۔

''کیا چیز ہو تم؟'' حریم اس کی طرف متوجہ ہوئی۔

''جاننے کی کوشش کرو، ویسے عورت کے بارے میں اس سوال کا جواب بڑے سے بڑا فلسفی بھی نہیں دے سکا ہے۔''

''اچھا..... تو تمہارا شمار ان مشکل اور عجیب و غریب خواتین میں ہوتا ہے۔'' اس بار حریم نے سچ مچ طنز کیا تھا اور کمال کا کیا تھا۔

''ٹھیک کہہ رہے تھے شامی، واقعی بولنا آگیا ہے۔''

''میں گونگی نہیں ہوں اور نہ ہی اندھی۔''

''واقعی؟ ویسے اندھے دو قسم کے ہوتے ہیں، آنکھوں کے اندھے، عقل کے اندھے۔'' جویریہ کا انداز چڑانے والا تھا، حریم تپ گئی۔

''نہ میں آنکھوں کی اندھی ہوں، نہ عقل کی۔'' اس نے شعلہ بار نگاہوں سے جویریہ کو دیکھا۔ ''تم میرے ساتھ گیم کھیلنا بند کرو۔''

''کون سا گیم.....'' جویریہ نے بڑی معصومیت سے سوال کیا تھا۔ پھر حریم کی شکل دیکھ کر ہنس پڑی۔

''تم شامی بھائی کو پسند کرتی ہو؟'' حریم نے آج اس سے دو دو ہاتھ کرنے کا فیصلہ کر لیا تھا۔

''کوئی بھی لڑکی کر سکتی ہے، اتنی خوبیاں تو ہیں ان میں۔'' جویریہ نے کندھے اچکائے۔

''میں کوئی بھی یا کسی بھی لڑکی بات نہیں کر رہی، تمہاری بات کر رہی ہوں، تم بتاؤ، تم ان کو پسند کرتی ہو یا نہیں۔''

''ہاں..... کرتی ہوں۔''

''شادی کرنا چاہتی ہو؟''

''خواب دیکھنے میں کیا حرج ہے۔'' اس نے آنکھیں بند کیں۔

''پھر میرے ساتھ اس ڈرامے بازی کا مقصد۔'' حریم نے دانت کچکچائے۔

''کون سی ڈرامے بازی؟''

''تم..... ہم دونوں کو قریب کرنے کی کوشش کر رہی تھیں؟''

''میں نے تو ایسی کوئی کوشش نہیں کی۔'' جویریہ نے نفی میں سر ہلایا۔

''تم بہت بڑی ڈرامے باز ہو، میں تمہارا مقابلہ نہیں کر سکتی۔'' حریم نے طیش میں آ کر منہ موڑ لیا۔

''ارے ہاں..... ڈرامے سے یاد آیا تم جو اتنی غور سے اور اتنے شوق سے ڈرامے اور فلمیں دیکھتی ہو تم

www.urdupalace.com

"ارے... تمہیں تو بولنا آگیا... جویریہ کی صحبت کا اثر ہے شاید..." شامی ہنسا تھا۔ اتنے میں جویریہ کافی لے آئی تھی، آخری فقرہ اس کے کانوں میں پڑا تھا۔

"میری صحبت کا کس پر کیا اثر آیا ہے؟" اس نے ٹرے شامی کی طرف بڑھائی۔

"بھئی تمہاری صحبت نے لوگوں کو بولنا سکھا دیا ہے۔"

"اچھا... تو لوگ گونگے کب تھے۔" جویریہ نے بڑے اطمینان سے جواب دیا۔

ہیں کواکب کچھ، نظر آتے ہیں کچھ
دیتے ہیں دھوکا یہ بازی گر کھلا

حریم نے تلملا کر اسے دیکھا۔ یہ میری دوست ہے یا دشمن؟

"نہیں بھئی... حریم کی پرسنالٹی تو بڑی سیدھی سادی سی ہے، جیسی ہے ویسی ہی نظر آتی ہے۔" شامی نے نفی میں سر ہلا کر حریم کی سائیڈ لی۔

"آپ خود سیدھے ہیں، شاید اسی لیے ہر کوئی آپ کو سیدھا نظر آتا ہے۔" جویریہ نے ایک ایک لفظ چبا چبا کر کہا تھا۔

"نہیں جویریہ بی بی، میں سیدھا نہیں ہوں اور نہ ہی میں ہر ایک کو سیدھا سمجھتا ہوں۔" احتشام سنجیدہ ہو کر اٹھ کھڑا ہوا۔

"اچھا بھئی... ایک بار پھر بہت بہت شکریہ، جو کچھ آپ نے میرے لیے کیا، اب اجازت؟"

"کیا آپ کو میری بات بری لگی ہے۔" جویریہ نے بے چینی سے اسے دیکھا۔

"اونہوں... اپنی سالگرہ والے دن نہ میں ناراض ہوتا ہوں کسی سے نہ برا مانتا ہوں۔" وہ مسکرایا اور باہر نکل گیا۔

"کیا چیز ہو تم؟" حریم اس کی طرف متوجہ ہوئی۔

"جاننے کی کوشش کرو، ویسے عورت کے بارے میں اس سوال کا جواب بڑے سے بڑا فلسفی بھی نہیں دے سکا ہے۔"

"اچھا... تو تمہارا اشمار ان مشکل اور عجیب و غریب خواتین میں ہوتا ہے۔" اس بار حریم نے سچ مچ طنز کیا تھا اور کمال کا کیا تھا۔

"ٹھیک کہہ رہے تھے شامی، واقعی بولنا آگیا ہے۔"

"میں گونگی نہیں ہوں اور نہ ہی اندھی۔"

"واقعی؟ ویسے اندھے دو قسم کے ہوتے ہیں، آنکھوں کے اندھے، عقل کے اندھے۔" جویریہ کا انداز چڑانے والا تھا، حریم تپ گئی۔

"نہ میں آنکھوں کی اندھی ہوں، نا عقل کی۔" اس نے شعلہ بار نگاہوں سے جویریہ کو دیکھا۔ "تم میرے ساتھ گیم کھیلنا بند کرو۔"

"کون سا گیم..." جویریہ نے بڑی معصومیت سے سوال کیا تھا۔ پھر حریم کی شکل دیکھ کر ہنس پڑی۔

"تم شامی بھائی کو پسند کرتی ہو؟" حریم نے آج اس سے دو دو ہاتھ کرنے کا فیصلہ کر لیا تھا۔

"کوئی بھی لڑکی کر سکتی ہے، اتنی خوبیاں تو ہیں ان میں۔" جویریہ نے کندھے اچکائے۔

"میں کوئی بھی یا کسی بھی لڑکی بات نہیں کر رہی، تمہاری بات کر رہی ہوں، تم بتاؤ، تم ان کو پسند کرتی ہو یا نہیں۔"

"ہاں... کرتی ہوں۔"

"شادی کرنا چاہتی ہو؟"

"خواب دیکھنے میں کیا حرج ہے۔" اس نے آنکھیں بند کیں۔

"پھر میرے ساتھ اس ڈرامے بازی کا مقصد۔" حریم نے دانت کچکچائے۔

"کون سی ڈرامے بازی؟"

"تم... ہم دونوں کو قریب کرنے کی کوشش کر رہی تھیں؟"

"میں نے تو ایسی کوئی کوشش نہیں کی۔" جویریہ نے نفی میں سر ہلایا۔

"تم بہت بڑی ڈرامے باز ہو، میں تمہارا مقابلہ نہیں کر سکتی۔" حریم نے طیش میں آ کر منہ موڑ لیا۔

"ارے ہاں... ڈرامے سے یاد آیا تم جو اتنی غور سے اور اتنے شوق سے ڈرامے اور فلمیں دیکھتی ہو تم

www.urdupalace.com

کرنے۔" اپنے بارے میں کیے گئے اس کے دعوے کی تردید کے بجائے حریم نے اس پر جوابی وار کیا۔

"میں منافق نہیں ہوں، تمہاری طرح، جیسی ہوں ایسا ہی خود کو بتاتی ہوں۔" جویریہ کا لب ولہجہ اور الفاظ طیش دلانے والے تھے مگر حریم نے خود کو کمپوز کرتے ہوئے اپنی آنکھوں اور لہجے میں طنز بھرا اور اس سے مخاطب ہوئی۔

"تم بہت بہادر، سچی اور صاف گو ہو۔ جاؤ اور اپنی صاف گوئی کا مظاہرہ شامی بھائی کے سامنے کرو، انہیں بتاؤ کہ تم ان پر مرمٹی ہو، ان کے اسٹیٹس پر بھی اور وہ سب کچھ بتاؤ جو تم نے اپنے ذہن میں پلان کیا ہے۔"

"وقت آنے پر یہ بھی ہو جائے گا، اتنی جلدی کیا ہے۔" جویریہ لاجواب ہو کر یہی جواب دے سکی، یہ تو دن بدن ہری مرچ سے لال مرچ ہوتی جا رہی ہے۔ اس نے دل ہی دل میں سوچا اور اٹھ کھڑی ہوئی۔

"آئندہ مجھے مخاطب کرنے کی اور مجھ سے بات کرنے کی زحمت مت کیجیے گا۔" ٹی وی اسکرین پر بدستور نظریں جمائے حریم نے کاٹ دار لہجے میں کہا تھا۔ جویریہ جو جانے کے لیے پر تول رہی تھی، اس کے اس انداز پر سن رہ گئی، کچھ دیر تک وہ خاموش کھڑی خود کو سنبھالتی رہی، پھر پھیکی سی ہنسی کے ساتھ بولی۔

"ڈیئر اتنی نفرت مت کرو مجھ سے، آخر تمہاری کزن ہوں۔"

"کزن نہیں دشمن۔" حریم نے تصحیح کی۔

جویریہ چند لمحے اس کے سخت تاثرات دیکھتی رہی، پھر بغیر کوئی جواب دیے مڑ کر چلی گئی۔

"ہونہہ! خود کو بڑی افلاطون سمجھتی ہے، جیسے دوسرے لوگ تو بنے بنائے احمق ہیں، اندھے گونگے اور بہرے، جدھر چاہے ہنکا دو۔" حریم کے دل میں غم و غصے کا لاوا ابل رہا تھا۔ اس نے ریموٹ اٹھا کر ٹی وی کی آواز کچھ اور بلند کر دی۔

✡ ✡ ✡

تیسری بار بالوں میں پف صحیح بنا تھا۔ اس نے گردن گھما گھما کر ہر زاویے سے اپنے چہرے کا معائنہ کیا۔ ٹھیک ٹھاک ہی لگ رہی تھی۔ بقایا سارے بال سمیٹ کر پونی میں باندھے، لپ گلوز لگا کر اس نے اپنا سیل فون بیگ میں رکھا اور دوپٹا اوڑھ کر بیگ کاندھے پر لٹکا لیا۔

کمرے سے باہر آئی تو حریم، سلیمان ماموں کو چائے دے رہی تھی۔ اسے دیکھ کر منہ پھیر کر چلی گئی۔

"ہاں بھئی.... چل دیں اپنی ڈیوٹی پر۔" انہوں نے شگفتہ لہجے میں جویریہ کو مخاطب کیا۔

"جی بڑے ابو....." اس نے ان پر عجلت بھری نظر ڈالی اور آگے جانے کے لیے قدم بڑھائے۔

"چائے پینی چھوڑ دی کیا۔ پہلے تو چائے پی کر جاتی تھیں۔" انہوں نے سادہ سے لہجے میں کہا تھا مگر جانے کیوں جویریہ چور سی بن گئی۔ اس کے بڑھتے قدم ایک لحظے کو رکے۔

"ٹائم ہی نہیں ہوتا اب، دن چھوٹے ہو گئے ہیں۔ ٹائمنگ چینج ہو گئی ہیں کلاسز کی، اچھا میں چلتی ہوں، خدا حافظ۔" مختصری وضاحت کر کے وہ چل دی۔

"شامی نہیں آیا ابھی تک۔" انہوں نے چائے کی چسکی لے کر خود کلامی کی تھی، جویریہ جا چکی تھی، حریم کچن میں چلی گئی تھی۔ نہ جانے یہ سوال انہوں نے کس سے کیا تھا۔ پھر کچھ سوچ کر وہاں سے اٹھے اور ماں کے کمرے میں جا کر بیٹھ گئے۔

"ماں جی.... اور چائے منگواؤں؟"

"نہیں..... میں تمہاری طرح شوقین نہیں ہوں اتنی، بس سردیوں میں دو چار گھونٹ کافی ہیں۔" وہ مسکرائیں تو بوڑھے چہرے پر روشنی سی بکھر گئی۔

انہوں نے کچھ کہنے کے لیے منہ کھولا ہی تھا کہ باہر سے شامی کی آواز آئی، وہ ان ہی کے بارے میں حریم سے پوچھ رہا تھا۔

"ہم یہاں ہیں ماں جی کے پاس۔" انہوں نے آواز بلند کہا۔ شامی وہیں آگیا۔

"السلام علیکم!"

"وعلیکم السلام....." دونوں کی طرف سے جواب آیا تھا۔

www.urdupalace.com

"ہاں بھئی، کیا چل رہا ہے۔" شامی، دادی کے ساتھ لگ کر بیٹھ گیا۔

"فی الحال تو چائے کا دور اور وہ بھی اختتام پذیر ہے، یہ لو۔" سلیمان صاحب نے آخری گھونٹ پی کر چائے کا مگ قریب رکھی تپائی پر رکھ دیا۔ "کیسی طبیعت ہے آپ کی؟" شامی دادی سے مخاطب ہوا۔

"اللہ کا شکر ہے۔"

"مجھ بڈھے کو بھی پوچھ لیا کرو یار!"

"کون بڈھا؟" شامی نے معصومیت سے نظریں ادھر ادھر دوڑائیں۔

"کب ہوا یہ واقعہ؟"

"برسوں گزر گئے بیٹا، تم اپنی خیر مناؤ، کیا بالوں پہ برف گرنے کے انتظار میں ہو کب گھر بساؤ گے؟" انہوں نے ڈائریکٹ سوال کر ہی دیا جو وہ ڈھکے چھپے لفظوں میں اکثر کیا کرتے تھے۔

"بس جائے گا گھر بھی، جلدی کیا ہے۔" وہ مبہم سی مسکراہٹ کے ساتھ گویا ہوا اور حریم سے چائے کا مگ لینے لگا، جو وہ اس کے لیے لائی تھی۔ چائے دے کر وہ ست روی سے دروازے کی جانب بڑھی تھی۔

"جلدی ہے یار..... کیا بڑھاپے میں شادی کرو گے، بس یہی عمر ہے شادی کی، اب کوئی لڑکی یا تو تم فائنل کر لو یا پھر میں کہیں دیکھوں۔" دیکھنا..... دیکھنا تو کیا تھا وہ بس یوں ہی خالی خولی دھمکی دے رہے تھے۔ شامی کو ہنسی آگئی۔

"بہت جلد فائنل کر لوں گا، بے فکر ہو جائیں۔" کمرے سے باہر نکلتے ہوئے حریم نے شامی کی آواز سنی، اس کا دل دھڑک اٹھا۔

جویریہ اکیڈمی سے لوٹی تو شامی لاؤنج میں اپنا لیپ ٹاپ کھولے بیٹھا تھا۔ سلیمان صاحب کھانا کھا کر اپنے کمرے میں جا چکے تھے۔ وہ جلد سونے کے عادی تھے۔ رات میں جلدی سوتے، صبح جلدی اٹھ جاتے تھے۔ کھڑے کھڑے سلام دعا اور خیر خیریت پوچھنے کے بعد جویریہ کمرے میں چلی گئی۔ شامی بدستور اپنے لیپ ٹاپ پر کام کرتا رہا۔ جویریہ فریش ہو کر، کپڑے تبدیل کر کے واپس آئی تو شامی نے لیپ ٹاپ سے اپنا سر اٹھایا، ایک نظر اس پر ڈالی اور مسکرایا۔

"تمہارا گفٹ بہت اچھا تھا، پسند آیا، بائی دا وے تمہیں کیسے پتا چلا میرے فیورٹ پرفیوم کے بارے میں؟"

"آپ اکثر یہی پرفیوم استعمال کرتے ہیں، مجھے لگا یہ آپ کو پسند آئے گا اس لیے یہی گفٹ کر دیا۔" لاپروائی سے بولتی ہوئی وہ اس کے مقابل صوفے پر بیٹھ گئی۔

حریم آئی تو جویریہ کو وہاں بیٹھے دیکھ کر اس کا منہ بن گیا۔ وہ کچھ کہے بغیر واپس چلی گئی۔ شامی نے لیپ ٹاپ بند کر کے ریموٹ اٹھایا، بزنس نیوز دیکھنے لگا۔ جویریہ جو اس سے بات کرنے کے لیے پر تول رہی تھی، خاموش ہو کر بیٹھ گئی۔ حریم دوبارہ آئی، شامی خبروں میں مگن، جویریہ خاموش بیٹھی تھی۔

"شامی بھائی کھانا لگا دوں۔" اس نے جویریہ کو قطعی طور پر نظرانداز کر کے شامی کو مخاطب کیا۔

"کھانا..... " شامی نے چونک کر اسے دیکھا۔

"نہیں..... تم دونوں کھالو، میں ایک دوست کے ساتھ باہر ڈنر کروں گا۔" اس نے سہولت سے بولتے ہوئے اپنی بات مکمل کی اور اپنا رخ دوبارہ ٹی وی اسکرین کی طرف کر لیا۔

حریم کا چہرہ اتر گیا۔ اتنی محنت اور وقت لگا کر اس نے شامی کی پسند کی چیزیں بنائی تھیں۔ وہ "اچھا" کہہ کر واپس چلی گئی۔ جویریہ بھی اس کا پروگرام سن کر بدمزہ ہو رہی تھی۔

"کوئی خاص دوست ہے کیا؟" ٹی وی پر اشتہارات آرہے تھے، موقع غنیمت جان کر جویریہ نے ذہن میں کلبلاتا سوال پوچھ ہی لیا۔

"جو دوست ہوتا ہے وہ خاص ہی ہوتا ہے۔" شامی نے مسکرا کر ذو معنی جواب دیا۔ ٹی وی آف کر کے ریموٹ میز پر رکھا اور اٹھ کھڑا ہوا۔ وہ جا رہا تھا اور جویریہ اس کی چوڑی پشت کو گھورتی ہوئی کچھ سوچ رہی تھی۔

حریم بے دلی سے کمرے میں جا کر لیٹ گئی تھی۔

www.urdupalace.com

اس کے دماغ میں ماں کی باتیں گونج رہی تھیں۔ ”میں بلاوجہ کے انتظار میں بٹھا کر نہیں رکھوں گی تمہیں، بھتیجا ہے تو کیا ہوا، دنیا کا آخری لڑکا تھوڑی ہے، اسے اگر پھوپھی سے کوئی ہمدردی اور دلچسپی نہیں ہے تو ہماری طرف سے بھی سو سلام.... تمہارے باوا نے الگ تنگ کر کے رکھا ہوا ہے کہ جلد از جلد کوئی رشتہ فائنل کرلو۔“ امی جان غصے میں بھری بیٹھی تھیں۔

وہ تنک مزاج تھیں، اس دن حریم کی شادی اور رشتے سے متعلق بات چیت پر بھتیجے کا جو ردعمل تھا وہ خاصا مایوس کن تھا۔ پھر اپنی ساس کے بارے میں پوچھے گئے سوال پر انہیں شدید غصہ آیا تھا۔ بے شک وہ اپنی بیٹی یہاں دینے کی خواہش مند تھیں مگر جب ان کا غم و غصہ آگے آتا تو باقی ہر شے پیچھے چلی جاتی، اس وقت ان پر غم و غصے کا غلبہ تھا۔ کسی اور پر بس نہ چلا تو بیٹی کے آگے دل کی بھڑاس نکال لی۔

”کوئی ضرورت نہیں ہے اس نخرے باز کے آگے پیچھے پھرنے کی اور جی حضوری کرنے کی۔“ انہوں نے یوٹرن کی پالیسی پر عمل کرتے ہوئے حریم کو تنبیہہ کی تھی۔

ادھر جویریہ کمپیوٹر پر مصروف تھی، اپنا اسائنمنٹ بناتے بناتے تھک گئی تو تھوڑی دیر آنکھیں موند کر کرسی کی پشت سے ٹیک لگالی۔

”تو احمقوں کی ملکہ صاحبہ! آپ کیا سمجھتی ہیں؟ سادگی اور معصومیت سے اتنے نمبر نہیں ملتے کہ اپنی زندگی کے رزلٹ میں کامیاب کا لفظ درج کرسکو۔“ اس نے استہزائیہ انداز میں حریم کو تصور میں مخاطب کیا۔

”اور تم مسٹر بزنس مین!“ دوسری بار تصور میں اس کا مخاطب احتشام تھا۔ ”زندگی دو جمع دو چار کے علاوہ بھی بہت کچھ ہوتی ہے۔ یہ دو جمع دو بائیس بھی ہوتی ہے اور کبھی اس کا جواب صفر بھی نکلتا ہے۔ مرد کتنا ہی ذہین کیوں نہ ہو، کبھی کبھی عورت کی ہوشیاری اور چالاکی کے آگے ڈھیر بھی ہوجاتا ہے۔ وہ بے وقوف لڑکی تمہیں مجھ سے نہیں چھین سکتی۔“ اس نے بند آنکھیں کھول کر اپنا سر جھٹکا اور دوبارہ کمپیوٹر کی طرف متوجہ ہوگئی۔

✲ ✲ ✲

احتشام نے نمبر ملا کر موبائل کاندھے اور کانوں کے بیچ میں دبایا اور بالکونی میں نکل آیا۔

”جی پھوپھو! السلام علیکم! میں ہوں احتشام۔“

”ارے شرمندہ مت کریں، جانتی تو ہیں آپ میری مصروفیات۔“ اس نے کاندھے اور کان کے درمیان سے موبائل نکال کر ہاتھ میں تھاما۔

”ج.... جی ضروری بات ہی کرنی تھی آپ سے، اس لیے فون کیا ہے، مجھے حریم کے بارے میں بات کرنی تھی آپ سے۔“

دوسری طرف سے وہ پھوپھی کی بات سن کر ہولے سے مسکرایا۔

”تھوڑے بہت خیر خواہ ہم بھی ہوسکتے ہیں، بس کہنا یہ ہے کہ آپ حریم کے رشتے کے بارے میں فکر نہ کریں۔ میں نے اس کے لیے ایک اچھا رشتہ دیکھ رکھا ہے۔

میں ساری ڈیٹیل بتاؤں گا آپ کو، بس چند روز ٹھہر جائیں، آپ کو فون کرکے پہلے سے اس لیے بتانا پڑا کہ آپ جلد بازی میں کسی الٹی سیدھی جگہ رشتہ نہ دیکھ لیں۔“

”اوہو.... میرا یہ مطلب نہیں ہے۔“ وہ جھنجلایا۔

”اچھا ٹھیک ہے۔ میں اگلے ہفتے بالکل فائنل بات کرتا ہوں آپ سے۔ ٹھیک ہے، خدا حافظ۔“ موبائل آف کرکے جیب میں رکھتے ہوئے احتشام کے چہرے پہ اطمینان تھا۔

✲ ✲ ✲

اگلی صبح سلمان صاحب تو ناشتا کرکے حسب معمول کچھ دیر ماں کے پاس بیٹھے ان سے باتیں کرتے رہے، پھر اپنے کمرے میں اپنی کتابوں میں مگن ہوگئے۔ احتشام ناشتا کرکے لیپ ٹاپ میں منہمک ہوگیا۔ حریم ملازمہ کے سر پر سوار کام کروا رہی تھی۔

www.urdupalace.com

جویریہ کمرے سے نکل کر بیٹھی تھی۔ ناشتا وہ پہلے ہی کرچکی تھی۔ ریموٹ لے کرٹی وی کھول کر بیٹھ گئی۔ ملازمہ کام ختم کر کے چلی گئی۔ حریم کٹنگ بورڈ پر کھٹا کھٹ سبزیاں کاٹ رہی تھی۔ آج وہ چائنیز بنا رہی تھی۔

"حریم! تمہاری دادی کیسی ہیں؟" ٹی وی کی آواز ہلکی کرکے اس نے بہ آواز بلند حریم کو مخاطب کیا۔ اس کی آواز سامنے کمرے میں بیٹھے احتشام تک بہ آسانی جارہی تھی۔

"ٹھیک ہیں۔" حریم نے رکھائی سے جواب دیا۔ ورنہ دل تو یہی چاہ رہا تھا کہ اس کا منہ توڑ دے۔

"ابھی ایدھی ہوم میں ہی ہیں؟" جویریہ نے دوسرا میزائل فائر کیا۔

"پھوپھو کے گھر ہیں۔" مختصر جواب دے کر اپنے کام میں مصروف ہوگئی۔

"حیرت ہے اتنی خدمت گزار پوتی کے ہوتے ہوئے وہ اپنی بیٹی کے گھر ہیں۔"

"ان کی مرضی' بائی داوے' آپ نے اپنی دادی کی کتنی خدمت کی ہے جو میری دادی کی فکر ہورہی ہے۔" حریم نے چبھتے ہوئے لہجے میں سوال کیا۔

"کیا کروں' مجھے ڈپلومیسی نہیں آتی نا۔" جویریہ اس کی تلملاہٹ سے لطف اندوز ہورہی تھی۔

اتنے میں احتشام کمرے سے باہر نکل آیا۔ "میں کام سے جارہا ہوں' دیر ہوجائے گی' پلیز لنچ پر ویٹ مت کرنا' آپ لوگ کھانا کھالینا۔" وہ گاڑی کی چابی ہاتھ میں لیے ہوئے تھا۔ حریم کو مخاطب کرکے بولا۔

وہ پہلے ہی جویریہ کی باتوں کی وجہ سے طیش میں تھی اور بھی بھنا گئی۔ سبزیاں' چھری' کٹنگ بورڈ ایک طرف کرکے وہ خاموشی سے باہر نکل آئی۔

"آپ باہر جارہے ہیں۔"

"ہاں.... کوئی کام ہے؟" وہ جویریہ کی طرف متوجہ ہوا۔

"مجھے مارکیٹ تک چھوڑدیں گے؟"

"شیور.... بائی داوے کیا لینا ہے۔" وہ لاؤنج کے دروازے کی طرف بڑھا۔

"بکس لینی ہیں۔" وہ اپنا بیگ اور اسکارف لینے کمرے کی طرف دوڑ گئی۔

واپس آئی تو اس کے لبوں پہ ایک فاتحانہ مسکراہٹ تھی۔ اس نے چڑا دینے والے تاثرات کے ساتھ حریم کی طرف دیکھا اور احتشام کے پیچھے پیچھے چل دی۔

"ہونہہ.... چھچھوری...." حریم نے پیچھے سے اسے گھورا۔

✲ ✲ ✲

پھپھو اپنے شوہر نامدار کے ساتھ اسی شام حاضر ہوگئیں۔ نانی اور سلیمان بھائی سے علیک سلیک اور خیر خیریت پوچھنے کے بعد انہوں نے اپنا روئے سخن احتشام کی طرف کیا۔

"تو تم کس رشتے کے بارے میں بتا رہے تھے مجھے۔"

احتشام بے ساختہ ہنس پڑا' اسے پھوپھو کو آج یہاں دیکھتے ہی اندازہ ہوگیا تھا کہ اس کی فون کال کی وجہ سے آئی ہیں۔

"آپ سے میں نے کہا تو تھا اگلے ہفتے ساری ڈیٹیل بتادوں گا۔"

"اگلا ہفتہ کس نے دیکھا ہے میاں' اگر کوئی رشتہ ہے تمہاری نظر میں تو ہمیں بتادو' تھوڑی بہت چھان بین ہم بھی کرلیں گے۔" حریم کے رشتے اور شادی کے معاملے میں پھوپھو سے زیادہ پھوپھا کو جلدی تھی۔

"اچھا تو پھر سنیں۔" اس نے بولنا شروع کیا' اس کی باتیں ان دونوں سمیت نانی اور سلیمان صاحب بھی غور سے سن رہے تھے۔ اس نے اپنی بات مکمل کی تو سب کے چہروں پہ اطمینان کی کرنیں رقصاں تھیں۔

"ٹھیک ہے میاں! بات آگے بڑھتی ہے تو نیک کام میں بسم اللہ کریں گے۔" پھوپھا نے احتشام کے کاندھے پہ اپنائیت سے ہاتھ رکھا تھا۔

✲ ✲ ✲

گرم شال اچھی طرح اپنے گرد لپیٹ کروہ سیڑھیوں

www.urdupalace.com

کے نچلے اسٹیپ پر بیٹھ گئی۔ اوپر سے ٹھنڈی ہوا کے جھونکے آرہے تھے مگر برے نہیں لگ رہے تھے۔ اسے سردیاں اچھی لگتی تھیں۔ حالات نے یک دم ہی نیا رخ اختیار کرلیا تھا۔ احتشام نے اپنی جاننے والی ایک فیملی میں حریم کا رشتہ کروادیا تھا۔ لڑکا انجینئر تھا۔ چار بہن بھائیوں اور والدین پر مشتمل اچھی سلجھی ہوئی فیملی تھی۔ وہ لوگ گھر آکر حریم کو پسند کر گئے تھے۔ اگلی بار آکر سب کا منہ میٹھا کرکے بات پکی کردی تھی۔ شادی چھ ماہ بعد ہونا قرار پائی تھی۔ حریم کو پہلے پہل تو یہ سب جان کر دھچکا لگا تھا۔ پھر دھیرے دھیرے اس نے خود کو سنبھالیا۔ احتشام سے لگاؤ تھا' انسیت تھی مگر جب وقار سے نسبت ٹھہری' اس کی تصویر دیکھی تو وہ اچھا لگنے لگا۔ شامی نے اسے کہا تھا۔

"وقار بہت اچھا لڑکا ہے۔ گھر والے بھی اچھے ہیں۔ تم وہاں ضرور خوش رہوگی۔" حریم نے اس کی بات پر یقین کرلیا تھا۔

"نانی جان کا کیا ہوگا' ان کا خیال کون رکھے گا؟" اس نے بس ایک سوال ضرور کیا تھا۔ احتشام نے اس کا حل بھی نکال لیا تھا۔ اس نے پھپھو سے کہا تھا کہ وہ یہاں شفٹ ہوجائیں۔ اپنا مکان کرائے پر دے کر انہیں یہاں آجانا تھا۔

معاملات خیرو خوبی کے ساتھ نپٹ رہے تھے۔ سلیمان صاحب نے ایک بار پھر احتشام کی شادی کا شوشا اٹھایا تھا۔

"بس تھوڑا سا انتظار اور... بہت جلد آپ کو یہ خوش خبری بھی مل جائے گی۔" احتشام نے مسکرا کر انہیں یقین دلایا تھا۔

"منگنی مبارک ہو تمہیں' یقین کرو سچے دل سے مبارک باد دے رہی ہوں تمہیں' اب تو پلیز اپنی ناراضی ختم کرلو۔" جویریہ نے بہت کھنکتے لہجے میں یہ سب کہا تھا۔

"میں ناراض نہیں ہوں اب' مگر وہ پہلے جیسی دوستی اور تعلقات ہمارے درمیان ہونے مشکل ہیں۔" حریم کا چہرہ بے تاثر تھا مگر الفاظ اور لہجہ مضبوط تھے۔ جویریہ بے اختیار ایک ٹھنڈی سانس لے کر رہ گئی۔

"میں نے جو کچھ کیا یا کہا اس کا مقصد تمہیں ہرٹ نہیں کرنا تھا۔ میں تو اپنی بقا' اپنے فیوچر کے لیے یہ سب کررہی تھی اور محبت اور جنگ میں سب کچھ جائز ہوتا ہے۔" جویریہ نہ جانے کیوں اس کے سامنے اپنی صفائی پیش کررہی تھی۔

"میں اس بات پر یقین رکھتی ہوں کہ محبت اور جنگ میں صرف وہی جائز ہوتا ہے جو عام حالات میں بھی جائز ہو اور وہ سب ناجائز ہوتا ہے جو عام حالات میں ناجائز ہو اور تم پلیز' میرے سامنے کسی بھی قسم کی صفائی پیش نہ کرو۔ اس سے نہ تو سچائی بدلے گی اور نہ ہی میرا دل۔" حریم دوٹوک لہجے میں بولتی ہوئی وہاں سے اٹھ گئی۔

"ٹھیک ہے حریم بی بی۔ تم اپنا غم و غصہ اسی طرح ہی نکال سکتی ہو مجھ پر۔" جویریہ اسے جاتا دیکھ کر عجیب سے انداز میں مسکرائی تھی۔

☼ ☼ ☼

وہ بڑی پیاری اور ملنسار سی لڑکی تھی۔ اس کی آنکھوں میں ذہانت نمایاں تھی اور شخصیت سے اعتماد جھلکتا تھا۔ اس کے والد بزنس مین تھے۔ بلال رزاقی' ان کے چار بچوں میں سب سے چھوٹی تھی' ماہ نور رزاقی۔ ایم بی اے کرکے اپنے والد کے ساتھ کام کررہی تھی۔ احتشام اسے دادی جان سے ملوانے لایا تھا اور خاص طور پر سلیمان صاحب سے۔ جن کی سب سے بڑی فکر احتشام کی شادی تھی۔

دادی جان اور سلیمان صاحب' ماہ نور سے مل کر خوش تھے۔ حریم نارمل اور جویریہ بھونچکا تھی۔ ماہ نور کے جانے کے بعد وہ خاموشی سے کمرے میں بیٹھ گئی اور کتنی دیر تک بیٹھی رہی۔ اس کا زعم' خود ساختہ خواب اور بلند و بانگ دعوے اس کا منہ چڑا رہے تھے۔ پھر اک دم ہی اس کے اندر غصے کی ایک ایسی لہر اٹھی کہ اس کے قدم خود بخود ہی باہر کی طرف بڑھے۔ لاؤنج کا

www.urdupalace.com

دروازہ کھول کر وہ باہر آئی تھی۔ احتشام بوگن ویلیا کی بیل کے پاس کھڑا موبائل آف کر رہا تھا۔ غالباً ”ابھی ابھی وہ کسی سے بات کر کے فارغ ہوا تھا۔

”ہاں جویریہ.....“ اسے دیکھ کر وہ دوستانہ انداز میں مسکرایا۔ ”کہیں جانا ہے؟“

”نہیں تو....“ وہ پژمردہ سی ستون سے ٹیک لگائے اسے دیکھنے لگی۔

”ماہ نور کیسی لگی تمہیں؟“ احتشام نے موبائل جیب میں ڈالا۔

”اچھی سیڑھی ہے‘ اپنے ایم (مقصد) تک جلدی پہنچ جائیں گے آپ۔“ جویریہ کے اندر بھانبھڑ جل رہا تھا۔ جلن اور تپش اس کے ایک ایک لفظ سے ٹپک رہی تھی۔

”بہت سخت بات کہہ دی تم نے۔“ احتشام کے چہرے کے عضلات تن گئے۔

”سچ ہمیشہ کڑوا ہوتا ہے۔“

”اچھا... تو کیا ہے سچ؟“ وہ دونوں ہاتھ سینے پہ باندھ کر سنجیدگی سے اسے دیکھنے لگا۔

”آپ تو بہت ”سیلف میڈ“ بنتے تھے‘ پھر سہارے کیسے تلاش کر لیے‘ اپنے بزنس کو آگے سے آگے بڑھانے کے لیے۔“ جویریہ نے طنز کے تیر برسانے شروع کیے۔

احتشام نے اس کا ایک ایک لفظ غور سے سنا۔ پھر ایک گہری سانس لے کر بہت تحمل کے ساتھ گویا ہوا۔

”میں آج بھی اپنے اس دعوے پہ قائم ہوں کہ میں ”سیلف میڈ“ ہوں۔ میں نے اپنے لیے اپنے بزنس کے لیے کوئی سہارا‘ کوئی سیڑھی ڈھونڈنے کی کوشش نہیں کی‘ نہ ہی مجھے اس کی ضرورت ہے‘ ماہم ڈیڑھ سال پہلے میرے آفس میں جاب کرنے آئی تھی۔ فریش ایم بی اے مجھے نہیں معلوم تھا کہ اس کا بیک گراؤنڈ کیا ہے‘ نہ ہی اس نے کبھی بتایا‘ اس کی چند خوبیوں نے مجھے بہت متاثر کیا تھا۔ وہ غیر معمولی تو نہیں مگر ذہین ہے اور محنتی بھی بلا کی محنتی‘ اس میں خودداری اور وقار ہے‘ میں نے ایک سال پہلے اسے پرپوز کیا تھا‘ اس نے مجھے جواب دیا کہ مزید سوچیے اور انتظار کیجیے‘ مجھے جواب دینے میں ٹائم لگے گا۔ ایک سال تک میری ثابت قدمی اور اصرار دیکھ کر اس نے حامی بھری اور اپنی فیملی سے ملوایا‘ تب مجھے معلوم ہوا کہ وہ کہاں سے بی لونگ کرتی ہے۔ اس نے بتایا کہ وہ عام ورکر کی طرح سے کسی بھی جگہ جاب کر کے ایکسپیرینس حاصل کرنا چاہتی تھی‘ اسی لیے اس نے اپنے والد کا بزنس جوائن نہیں کیا۔ میرے دل میں اس کی قدر و قیمت اور بھی بڑھ گئی۔ رہی میری بات تو مجھے کسی کی بیساکھیوں کی ضرورت نہ کل تھی‘ نہ آج ہے اور نہ آئندہ ہو گی۔“ احتشام نے اپنی بات ختم کی۔

اس کا ایک ایک لفظ جویریہ کے دل کو سخت تکلیف پہنچا رہا تھا۔ وہ چند لمحے احتشام کا چہرہ دیکھتی رہی۔ پھر جیسے یک دم پھٹ پڑی۔

”پچھلے ایک سال سے آپ اس لڑکی پہ دل و جان سے فدا ہیں اور مجھ سے الگ ڈائیلاگ جھاڑتے رہے۔ تم بہت اچھی ہو‘ بہت ذہین ہو‘ میرے ہاتھ کی کافی کے آپ دیوانے تھے۔ میری صلاحیت اور محنت پر آپ کو رشک آتا تھا‘ پھر میرے ساتھ کیا کھیل کھیل رہے تھے آپ۔“ وہ پھنکاری۔ اس کی آواز اور آنکھیں بھیگ چلی تھیں۔

”اف.....“ احتشام نے دونوں ہاتھوں سے اپنا سر تھام لیا۔

”تم لڑکیاں کتنی عجیب ہوتی ہو۔“ وہ بڑبڑایا۔ ”میں آج بھی تم سے کہتا ہوں کہ تم ذہین‘ باصلاحیت ہو‘ بہت محنتی ہو‘ اور سچ میں تمہارے ہاتھ کی کافی کا میں دیوانہ ہوں‘ مگر یہ تمہاری خوبیوں کا‘ صلاحیتوں کا اعتراف ہے‘ اس کا کیا مطلب لے لیا تم نے اور کیوں؟“ احتشام مجسم سوال بن گیا۔

کچھ دیر وہ خاموش رہا‘ پھر دھیرے سے کہنے لگا۔

”میں نے ماہم سے شکوہ کیا کہ تم نے ایک سال تک انتظار کروانے کے بعد جواب دیا ہے مجھے۔ میں نے تو یوں ہی مذاق میں شکوہ کیا تھا مگر اس کا جواب بڑا سنجیدہ تھا‘ وہ کہنے لگی۔

www.urdupalace.com

"اس لیے کہ تم لڑکے لوگ یہ نہ سمجھو کہ ہم لڑکیاں اپنا دل ہتھیلی پہ رکھے بیٹھی رہتی ہیں کہ کوئی ہمیں مسکرا کر دیکھے یا پرپوز کرے اور ہم فوراً" یہ دل اس کے حوالے کردیں۔ خودداری اور وقار بہت اہم اور قیمتی ہوتے ہیں احتشام۔" ماہم کے الفاظ دہرا کر وہ کچھ لمحے بعد بولا۔

"ماہم کی بات سن کر میں نے سوچا لڑکیوں میں واقعی اتنا وقار اور خودداری ہونی چاہیے کہ کسی کی ایک نظریا مسکراہٹ انہیں موم کی طرح نہ پگھلا دے۔ کسی کے تعریفی الفاظ یا سراہنے والی نظریں انہیں اپنے رستے سے بھٹکنے پہ مجبور نہ کریں۔ لڑکیاں اتنی موم کیوں ہوتی ہیں۔ جویریہ انہیں تو فولاد ہونا چاہیے۔" وہ نرم لہجے میں مگر تاسف کے ساتھ بول رہا تھا۔

"خواب دیکھنے کو ہر ایک کا من کرتا ہے اور یہ کوئی عیب نہیں مگر ہم زبردستی تو کسی سے اپنے خوابوں کی تعبیر حاصل نہیں کرسکتے اور ایک بات اور..... وہ ایک لمحے کو رکا۔ "تم سچ مچ بہت ذہین ہو مگر اپنی ذہانت سے بے زار ہو رہی تھیں۔" چونک پڑی۔

"مجھے حیرت ہوئی، جب حریم نے میری برتھ ڈے پہ اتنا مہنگا سوٹ گفٹ کیا، پھر وش کرنے کا انداز جتنا میں اسے جانتا ہوں اس کے طور طریقے بہت الگ اور مختلف لگ رہے تھے۔ میں نے اس سے پوچھا تو اس نے گھبرا کر سب کچھ اگل دیا۔ تم نے جس طرح اسے شاپنگ کروائی، جو کچھ اسے سمجھایا اور کہا، سب اس نے بتا دیا۔"

"اف..... سچ مچ کی احمق!" خجالت اور شرمندگی کے مارے، جویریہ کا برا حال تھا۔

"مجھے نہیں معلوم کہ میری کس بات یا کس انداز نے تمہیں کسی غلط فہمی یا خوش فہمی میں مبتلا کر دیا۔ آئی وش کہ ایسا نہ ہوتا، مجھے خود اپنے آپ سے شرمندگی ہو رہی ہے۔" وہ دھیمے دھیمے بولتا رہا۔ جویریہ شرمندگی کے سمندر میں آہستہ آہستہ ڈوب رہی تھی۔

"بہت کچھ کہہ دیا میں نے، میری باتیں بری لگی ہوں یا تمہارا دل دکھا ہو تو اس کے لیے معذرت چاہتا ہوں اور ایک آخری بات اور" احتشام نے ایک گہری سانس لی۔ "کہانیوں، فلموں اور ڈراموں میں لو ٹرائی اینگل ہوتا ہے مگر رئیل لائف میں کبھی کبھی یہ ٹرائی اینگل، ریکٹ اینگل بھی بن جاتا ہے۔ میری کہانی، میری اور ماہم کی کہانی تھی۔ تم دونوں خوش فہم زاویے تھے۔" وہ خاموش ہوا اور جیب سے گاڑی کی چابی نکال کر گاڑی کا لاک کھولنے لگا۔

جویریہ میں اتنی سکت بھی نہیں تھی کہ اپنے بے جان ہوتے قدموں کو گھسیٹ کر اندر لے جاتی۔ احتشام گاڑی لے کر باہر نکل رہا تھا۔

جویریہ سوچ رہی تھی، وہ جو بات بات پر حریم کو اسٹوپڈ اور فولش کہہ کر پکارتی تھی، دراصل سب سے بڑی احمق وہ خود تھی اور شاید ہر وہ لڑکی بے وقوف ہی ہوتی ہے، جو کسی کی ایک مسکراہٹ اور سراہتی نظروں سے خوش فہمی کی اور خوابوں کی دنیا آباد کرلیتی ہے۔ کچھ لڑکے جان بوجھ کے یہ کھیل کھیلتے ہیں اور کچھ انجانے میں مگر کوئی لڑکی کیوں اتنی موم بن جاتی ہے کہ اپنے آپ کو پگھلا کر ضائع کر دیتی ہے۔

☆

www.urdupalace.com

Advertisement at Urdu Palace

Are you looking for an affordable website to advertise your business?

Urdu Palace offers lowest rates for all advertisers.

For Advertisement of your brand or business on our website call us or contact through

Whatsapp on following numbers:+92-348-8709449,+92-303-5110135

www.urdupalace.com